حیرت القیاس سے واقف ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت کی راہ
نجات اپنی آنکھ سے دیکھ لے تحریر رسالہ مستطاب کو باسب
طبع مولوی صاحب موصوف کے حضور فیض گنجور مصدر مراحم عالم عادل دین
حامی مروج احکام شرع متین جناب عز اسم امین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ والی ریاست
محمد آباد عرف ٹونک کے پیشکش کیا اور جناب ممدوح نے بدیدۂ
غور و تعمق نظر فرمائی جتنے مقامات ایسے نظر آئے کہ غالباً بوجہ
غلطی کاتبین یا تصحیف ناقلین کے قاعدۂ اصول و فقہ سے
مطابق نہیں ہوتے تھے اونہیں نواب صاحب ممدوح نے
بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ
نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کرکے
اون مقامات کی تصحیح کردی اور ترجمہ بایضاح مطلب
مطابق قاعدۂ اصول و فقہ کے درست کیا اور بایک فصل
حکایتوں کے حقوق میں اپنی طرف سے زیادہ فرمائی
نفع اللہ المصنف والمترجم والمصحح وجمیع المسلمین
بحرمۃ نبیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وامام المتقین خیر
خلق اللہ اجمعین وعلی الہ واصحابہ سرج الدین ونجوم
الطریق المستقیم یعنی سب تعریف خدا کو ہی جو پروردگار عالمونکا
ہی بخشنے والا مہربان مالک روز جزا قیامت کا اور درود اور سلام اوپر
سردار پیغمبرون اور پیشوا پرہیزگارون اور بہترین خلق خدا کی ہی اور
اوپر آل اور اصحاب اوسکی کی جو چراغ دین کی اور ستارے راہ مستقیم کے
ہین جان تو بہت نیکبخت کری تجکو اللہ تعالی دونون جہان مین
کہ اسلام کا کمال مراد ہی اوس سی کہ تسلم کل ذی حق حقہ یعنی

چاہیے مخلوق کے حق پورا پورا ادا کرے تو سمجھو اور بھی قصور قصور حلی
حقوق کی حق اللہ تعالیٰ کا ہی پہلی حق اللہ تعالیٰ کا ادا کرنا تو کر
وجود اور توابع وجود کی جو کچھ ہین سب بخشش اوسکی ہی کوئی شریک
اوسکا نہین دوسرے یہ کہ اوسکا چاہتا ہی مدد گار زندگی کا ہی اور جو باہر آتا
خوش کرنیوالا طبیعت کا ہی سو ہر ایک قسم کی نعمتین موجود ہین اور
ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی جیسا ہی نعمت سست وزبان
مین ایسی کی طاقت فرا شکر نعمت سے جو ہوا اوسکی کوئی عہدہ برآ ہو
پھر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتون سے پاوی تو زبان سے خواہ دست
یا دل سے عنایات اوسکی ہی ہی اور توفیق شکر کی بھی عنایت اوسکی
سے ہی سو ہر ایک شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہین تو باہر آنا عہدہ
شکر اوس تعالیٰ شانہ کی سے محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالیٰ
نے وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی اگر گنو تم
نعمتین اللہ کی تو نہ ادا کر سکو گی آیہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان
ہی دو لفظ کلمہ غفور رحیم مین اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ فضل اور
رحمت اپنی کی تکلیف مالا یطاق نہین دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشدیا
اور معاف کیا اور موافق سمائی ہر کسی کی شکر واجب کیا جسنی بقدر
طاقت بشری کی ادائی شکر مین اوسکی کوشش کی اوسکو ساتھ فضل

اور صفت اونکی ساتھ صیغہ مبالغہ کی شکور فرمایا یعنی بڑا شکرگذار
چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق مین فرمایا اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا
شَكُوْرًا یعنی تحقیق نوح بندہ بڑا شکرگذار اور جو کوئی ہو سکتی ہوئی
اسکی شکرگذاری مین کوتاہی کریں وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا
ہے اور اسکے بیچ شکر نعمتون کی انتہا ایسی منعم کی اونکی شکر سی یعنی مقدور
سی تقصیر کی فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ یعنی اگر گنو تم نعمتین اللہ کی تو نہ سکو گی
احاطہ کرنا انکا بیشک انسان یعنی اکثر اونکی سخت ظالم اور بڑی ناشکر ہین
اسکی نعمتون کی سو تھوڑا سا شکر جو بندون سی مطلوب ہی وہ یہ ہی
اور سبحانہ تعالی کو ساتھ صفتون کمال اوسکی کی موافق نفس الامر بقدر
طاقت بشری کی پہچانین اور اعتقادون اور خلقون اور عملون سی
جو کچھ عبادات اوسکی ہی بجا لاوین جو کچھ کہ اوپر ذمہ بندون کی اونمین
سی واجب کیا ہی اسکو ساتھ صفات کمال کی ادا کرین اور مکروہات
اور منہیات جناب اوسکی سی پرہیز کرینا اور اوسکی رضامندی کو اپنی نفس
کی رضامندی پر اور تمام مخلوق کی رضامندی پر مقدم رکھین تو نہ ہو
یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ نفس کی جناب قدس میں واآخرت کی شرمندہ ہون یعنی نفس کسیکا
روز قیامت کی جانیگا کہ مین نی کس چیز کو مقدم رکھا تھا اور کس چیز کو

سو جسنے کیا تہا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضا سے پہلی یا خدا کی رضا
کو اپنی نفس کی رضا سے پیچہے فرمایا اللہ تعالی نی قل ان کان آباؤکم
وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموہا
وتجارۃ تخشون کسادہا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ
ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یأتی اللہ بامرہ یعنی کہہ
ای محمد اگر ہوں باپ دادی تمہاری اور بیٹی پوتی تمہاری اور بہائی
تمہاری اور بیبیاں تمہاری اور کنبا تمہارا اور مال جو کمائی تمنی اور
سوداگری کہ ڈرتی ہو ٹوٹنی اسکی کو اور مکانات کہ پسند ہوی تمہار
ہیں بہت پیاری نزدیک تمہاری اللہ اور رسول اسکی سی اور جہا
کرنی سی اوسکی راہ میں سو منتظر رہو یہانتک کہ لاوی اللہ تعالی
حکم اپنا یعنی عذاب دنیا میں یا آخرت میں پس مسلمان کو چاہیی کہ جسکو
دوست رکہی واسطے خدا کی دوست رکہی اور جسکو دشمن رکہی خدا کی واسطے
دشمن رکہی اور جسکو کچھ دیوی واسطی خدا کی دیوی اور جسکو کچھ نہ دیوی واسطے
خدا کی نہ دیوی اور جو نوالہ اپنی منہہ میں یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی
منہہ میں رکہی تو اس نیت سی رکہی کہ اللہ تعالی نی مجہپر واجب کیا
ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی من احب للہ
وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان روایت

کیا اسکو ابو داود نی ابی امامہ سی اور ترمذی نی معاذ سی یعنی جو شخص
دوستی کری واسطی خدا کی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دوسی اوسکی
خدا کی او ر بغض سی واسطی خدا کی سو بیشک او سنی ایمان اپنا کامل کیا
اور فرمایا علیہ السلام نی اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ
يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی
ابن مسعود رضی سی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان نی اپنی اہل پر ساتھہ نیت
عبادت کی ہوگا واسطے اوسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا
فصل جو پہچاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
حق سبحانہ تعالیٰ کا بلا واسطے پیغمبرون کی دشوار ہی اور عقل انسان
کافی نہین ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتھہ کتابون الٰہی اور
رسولون کی اور ساتھہ اوسکی جو لائی ہین اوسکو رسول داخل ہوا
ایمان لانی مین ساتھہ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
ایلچیون قبیلہ عبد القیس کو فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ
وَحْدَهٗ یعنی کیا جانتی ہو تم ایمان ساتھہ خدای واحد کی کیا ہی
کہا اونہون نی خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا شَهَادَةُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دینا ساتھہ توحید
خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث

بخاری و مسلم مین ہی روایت ابن عباس سی اور اطاعت رسول اللہ کی
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالی نی مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ
اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جسنی فرمان برداری کی رسول کی اوسنی خدا کے
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالی کی ہوئی فرمایا حضرت
نی لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ
وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ یہ حدیث صحیحین مین ہی روایت انس سی یعنی ایمان
کسی ایک تمہارے کا ٹہیک نہوگا جبتک زیادہ دوست نہون مین دیکہ
اوسکی باپ اور بیٹی اوسکی سی اور تمام لوگون سی سوا کرنا حق رسولخدا
کا بہی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی
ف اور وہ بجالانا اوامر اور نواہی اوسکی کا ہی اور بہت درود بہیجنا
اوسپر اور محبت رکہنا ساتہ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل پہر
جانتو کہ جو پہنچانا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
اوس سبحانہ تعالی کا رسولخدا کی واسطی سی پہنچا خاصکر ساتہ کوشش
خلفاء راشدین کی دین اسلام نی قوت اور رونق پکڑی اور قول
وفعل آنحضرت علیہ السلام کی نی کہ بعضی صحابہ کو معلوم تہی اور بہتی نکو
معلوم نہ تہی اونکی کوشش سی شہرت پائی مسائل اختلافی مجمع علیہ

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کرکی تحقیق کرکی جاری کرتی تھی سو ادا کرنا حق
صحابہ اور اہلبیت کا عین ادا کرنا حق رسول خدا کا ہی اور محبت اور
اطاعت اونکی ماننا محبت اور اطاعت رسول خدا کی ہوئی فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّہُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّہُمْ وَ مَنْ
اَبْغَضَہُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَہُمْ وَ مَنْ اٰذَاہُمْ فَقَدْ اٰذَانِي وَ مَنْ
اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللّٰہَ روایت کیا اسکو ترمذی نی عبداللہ بن
مغفل سی یعنی جسنی دوست رکہا صحابہ کو سو بسبب دوستی میری کی
دوست رکہا اونکو اور جسنی دشمن رکہا اونکو سو بسبب دشمنی میری کی
دشمن رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو سو بیشک اوسنی ایذا دی
مجکو اور جسنی مجکو ایذا دی سو بیشک اوسنی ایذا دی اللہ کو اور
فرمایا حضرت نی اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ
روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نی حذیفہ سی یعنی پیروی کرو
دو خلیفون کی جو بعد میری ہونگی ابوبکر اور عمر اور فرمایا حضرت نی
عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِي یعنی
لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد میری ہوں
اور فرمایا ہی اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُہَا روایت کیا اسکو
طبرانی اور حاکم نی ابن عباس سی یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی

بزار اور اوسط کی اور فرمایا میں اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ
وَعِتْرَتِیْ روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے زید بن ثابت سے یعنی
میں چھوڑے جاتا ہوں بیچ تمہارے دو بھاری چیزیں یعنے
جلیل القدر قرآن اور آل نبی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے خُذُوْا نِصْفَ دِیْنِکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الْحُمَیْرَاءِ لو تم آدھا علم
اس حمیرا یعنی عائشہ سے اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَصْحَابِیْ
کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ روایت کیا اسکو رزین نے عمر
سے یعنی اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں جسکی انمیں سے پیروی کروگے
ہدایت کو پہنچوگے اور بھی ایسی حدیثیں فضائل صحابہ اور اہل بیت
میں بہت ہیں فصل اسیطرح ادا کرنا حق علماء محدثین اور فقہاء
مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استادوں علوم ظاہر
کا اور پیروں کا جو استاد علوم باطن کے ہیں بیچ رنگ حق صحابہ اور
اہلبیت کی داخل ہے ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا
ہے کیونکہ لوگ وارث میراث پیغمبر کے اور اوٹھانیوالے دین کے ہیں
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ
الْاَنْبِیَاءِ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ
روایت کیا اسکو اصحاب سنن نے کثیر بن قیس سے یعنی بیشک عالم لوگ

پانیوالی میراث انبیا کی ہین اوربیشک انبیا میراث نہین چہوڑ گئی
ہین نہ دینار اور نہ درہم سوا اسکی نہین کہ میراث چہوڑ گئی ہین علم
اور فرمایا علیہ السلام نی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِی
عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ روایت
کیا اسکو ترمذی نی ابی امامہ سی اور دارمی نی مکحول اوحسن سی
مرسلا یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی میری کی ہی اونی
تمہاری پر پہر پڑہی آیت مذکور کہ معنی اوسکی یہ ہین نہین ڈرتی
ہین خدا سی سب بندون اوسکی ہی مگر عالم لوگ اور فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی اللہ تعالی نی نہین
بہیجا ہی مجکو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا وَاَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُہُمْ
بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً
روایت کیا اسکو بیہقی نی انس رضی سی یعنی اللہ تعالی بڑا جواد ہی یعنی
بڑا بخشش کرنیوالا اور مین بڑا جواد ہون آدمیون مین اور بڑا جواد
آدمیون کا بعد میری وہ شخص ہوگا جسنی سیکہا علم یعنی علم دین پہر
پہیلایا اوسکو آویگا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا یعنی اسکا
مراد وہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی نبی نہین ہی جماعت ساتہ اوسکی لیکن ہوگا

ایک جماعت شاگردونکی نے روایت کی ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یُوزَنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ فَيُرَجَّحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّهَدَاءِ روایت کیا اسکو ہی نے عمران بن حصین سے یعنی تولی جاویگی دن قیامت کی سیاہی عالمون کی اور خون شہیدون کا سو سیاہی عالمون کی بھاری ہوگی خون سے شہیدون کی ✦ اطاعت علما اور اولیا کی اطاعت خدا اور رسول کی ہے اور محبت اونکی محبت خدای تعالی کی ہے فرمایا اللہ تعالی نے اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسولخدا کی اور اونکی جو حکم خدا کا بندونکو پہنچاوین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اونکی علیہم السلام اور علما ی ظاہر اور باطن کہ یہ بندی خدا کی ہین حق اونکی داخل حقوق العباد کی ہین لیکن ملی ہوئی ساتھ حق اللہ تعالی کی ہین اگر یہ لوگ نہوتی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا ادا کرتا اور فرمایا رسول مقبول علیہ السلام نے لَوْلَا هُدٰی اَنَا اللّٰهُ لَمَا اهْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ تعالی کا ساتھ اوتارنی کتابون اور بھیجنے رسولون کی ہر گز نہ پاتے سیدھا راہ ہم

اور نہ سنتی ہی جیسی آواز لوتو وغیرہ کی اور نہ پڑھتی ہی نماز یہ لوگ
خوف میں یاد الٰہی میں اونکی دیکھنی سی خدا یاد آتا ہی اور دوستی دشمنی اونکی
دوستی دشمنی ساتھ خدا کی ہی حدیث قدسی میں آیا ہی مَنْ عَادٰی وَلِیًّا
فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ روایت کیا اسکو بخاری نی ابو ہریرہ سی یعنی جو
دشمنی کری ساتھ ولی میری کی خبردار کرتا ہون مین اوسکو لڑنی کی ساتھ
اپنی اور یہ بھی حدیث قدسی مین آیا ہی اَوْلِیَائِیْ مِنْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ
یُذْکَرُوْنَ بِذِکْرِیْ وَاُذْکَرُ بِذِکْرِہِمْ روایت کیا اسکو بغوی نی یعنی
اولیا بندون میری سی وہ لوگ ہین کہ یاد کیی جاتی ہین ساتھ یاد کرنی
میری کی اور مین یاد کیا جاتا ہون یاد کرنی اونکی سی یون ہی حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا ہی قسم دوسری حقوق العباد کی
حق اون لوگونکا ہی کہ وہ مظہر ہین بعضی حقوق اللہ تعالی کی اور ظاہر
مین واسطی پڑی ہین بیچ پرورش کرنی اور روزی پہونچانی اور
مانند اوسکی کی چنانچہ ماں باپ دادا دادیاں اور وہ لوگ کہ ظاہر
مین اللہ تعالی ساتھ وسیلی اونکی کی روزی پہونچاتا ہی یا اونسی
پرورش کراتا ہی یا کسیطرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت
یا کوئی فائدہ اونکی واسطی سی پہونچاتا ہی شکر اونکا بھی مانند ماں باپ
کی واجب ہی فرمایا رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام نی مَنْ لَمْ

یشکر الناس لم یشکر الله روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نی ابی سعید
سے یعنی جسنی نہ شکر کیا آدمی کا اوسنی نہ شکر کیا خدا کا فصل
اور اکثر ادن سی حق ماں باپ کی ہین فرمایا اللہ تعالی نی ووصینا
الانسان بوالدیه حملته امه وهنا علی وهن وفصاله فی عامین
ان اشکر لی ولوالدیک یعنی حکم کیا ہمنی انسان کو یہ کہ نیکی کری ساتہ
ماں باپ کی نیکی کرنی اوسکی ماں نی پیٹ مین اوٹھایا اوسکو ساتہ
مشقت کی مشقت پر اور دو برس اوسکو دودہ پلایا یہ کہ شکر کر میرا
اور ماں باپ اپنی کا یہ حکم قرآن مجید مین کئی جگہ آیا ہی اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کبائر مین ذکر کیا ہی شرک
کرنی اور ایذا دینی والدین کو جیسا کہ فرمایا الکبائر الاشراک
بالله وعقوق الوالدین الحدیث روایت کیا اسکو بخاری و مسلم
نی عبد اللہ بن عمر سی مراد عقوق سی ستانا اور بی حکمی کرنا ہی عق
ساتھ زبر عین اور تشدید قاف کی بمعنی شق اور قطع کی ہین خلاف
بر اور صلہ کی شق کہتی ہین پھاڑنیکو اور قطع کاٹنی کو اور بر نیکی
کرنی کو اور صلہ جوڑنی اور ملانیکو اور امام احمد نی معاذ بن جبل سی
روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی وصیت کی دس چیزون
کی وصیت کی ایک انمین سی فرمایا لا تشرک بالله شیئا وان قتلت

اَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ
وَمَالِكَ الحدیث یعنی شریک مت کر ساتھ خدا کی کسی چیز کو اگرچہ قتل
کیا جاوے تو یا جلایا جاوے اور بے حکمی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم
کریں وہ تجھکو ساتھ اس بات کی کہ باہر ہو جا اہل اور مال اپنی سی یعنی
اپنی بی بی اور مال دونوں کو اونکی کہنی سی چھوڑ دے اور بخاری و مسلم
نے ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ ایک مرد نی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سی پوچھا کہ زیادہ لائق واسطی نیک صحبتی کی کون ہی فرمایا
ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا
ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا باپ
تیرا پھر قریب تر بعد قریب تر کی یعنی پھر جو بہ حق میں زیادہ نزدیک ہو
وہ ہی اور فرمایا حضرت نی رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ یعنی
تین بار فرمایا خاک آلودہ ہو جیو ناک اوسکی پوچھا لوگوں نی وہ کون
ہی یا رسول اللہ فرمایا مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا
ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ روایت کیا اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جسنی پایا
ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کی ایک کو یا دونوں کو اور نہ داخل ہوا
جنت میں یعنی اور حقوق اونکی سی محروم رہا کہ وہ موجب دخول جنت
کا تہی اور ترمذی نی ابن عمر سی روایت کی کہ ایک مرد نی کہا

یا رسول اللہ مجھسی ایک بڑا گناہ ہوا ہی تو میری کیونکر ہو فرمایا تیری
ماں ہی کہا نہیں فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتھ اوسکے نیکی کر اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ
اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا
وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ
وَاِنْ وَاحِدًا فَوَاحِدًا جو کوئی صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرداری
کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی
صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہی اوسکی لئی دو دروازی کہلی
ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا
گیا ہی ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرتا ہی اس
حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی حق میں ماں باپ کی صبح
کرتا ہی اس حال میں کہ کہلی ہین اوسکی لئی دو دروازہ دوزخ سی
اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ
کہولا جاتا ہی لوگوں نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ
والدین اوسپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تین بار
وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ یعنی اگرچہ اوسپر ظلم کرین اگرچہ
اوسپر ظلم کرین اگرچہ اوسپر ظلم کرین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

والدہ وسلم ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا
کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ یعنی نہین ہی کوئی
فرزند نیک سی کہ دیکہتا ہی طرف والدین اپنی کی ساتھ رحمت کی مگر یہ
کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی عوض ہر نگاہ کی ثواب ایک حج مقبول
کا لوگون نی کہا یا رسول اللہ اگر دیکہی ہر روز سو بار فرمایا نعم اللہ
اکبر واطیب یعنی ہان اللہ تعالی بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی
یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان مین ہی کہ کیونکر لکہا جاویگا عوض
ہر نظر کی حج مقبول روایت کیا ان دونون حدیثون کو بیہقی نی ابن
عباس سی ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ مین ارادہ جہاد کا کرتا ہون
فرمایا تیری ماں ہی کہا ہی فرمایا اوسکی خدمت مین رہ بہشت اوسکی
قدمون کی نیچی ہی حدیث ان الجنۃ تحت اقدام امہاتکم تحقیق
جنت نیچی قدمون ماؤن تمہاری کی ہی روایت کیا اسکو بیہقی نی معاذ
بن جابر سی آور کہا ابن عمر نی یا رسول اللہ میری بی بی ہی مین اوسکو
بہت پیار کرتا ہون اور ماں میری اوسکو برا جانتی ہی فرمایا اوسکو
طلاق دی آور ترمذی اور ابو داؤد نی اسکو ابن عمر سی روایت کی
ہی ایک مرد نی حضرت سی پوچہا کہ حق ماں باپ کا کیا ہی فرمایا وہ
بہشت اور دوزخ تیری ہین ابن ماجہ نی اسکو ابی امامہ سی روایت کیا

اور ایک شخص پاس حضرت کی آیا اور کہا لوپ میرا محتاج ہی میرا باپ
یعنی چاہتا ہی کہ مال میرا لیوی فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ اِنَّ
اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ روایت کیا
اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ابن شعیب سی اونی اپنی باپ سی اونی
اوسکی دادا سی یعنی تو اور مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک اولاد
تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری سی ہی کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سو
نفقہ ماں باپ دادا دادی کا جو مفلس ہوں اگرچہ طاقت کمائی پر
رکہتی ہوں بیٹی آزاد عاقل بالغ پر جو قدرت کمائی پر رکھتا ہو واجب
ہی اگرچہ ماں باپ کافر ہوں ذمیوں سی صحیحین میں اسما بنت ابی بکر
روایت ہی کہ کسی نی حضرت رسول کریم سی پوچھا کہ ماں میری آئی
ہی اور کافرہ ہی کیا صلہ رحمی ساتھ اوسکی کروں میں فرمایا ہاں کر
فرمانبرداری اور رضا جوئی اونکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام میں اور
ترک فرائض میں نہیں ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ رضامندی خدا کی باپ کی رضامندی
میں ہی اور ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی میں ہی فرمایا اللہ تعالی
نی وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا یعنی اور اگر لڑائی کریں

والدین تیری اسپر کہ شریک کر تو ساتھ میری کسی چیز کو کہ تو علم اوسکا
نہین رکہتا ہی یعنی علم توحید کا تو رکہتا ہی سوا اس امر مین فرمانبرداری
اونکی مت کر اور دنیا مین ہمراہی بخوبی ساتھ اونکی کر فرمایا حضرت نے
لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ روایت کیا اسکو امام احمد
اور حاکم نی عمران سی اور حکیم نی عمرو الغفاری سی اور صحیحین مین ہی
لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ
یعنی جائز نہین ہی فرمانبرداری کسیکی بیچ نافرمانی خدا کی فرمانبرداری
جائز نہین ہی مگر اوسمین جو شرع مین جائز ہی فصل تمام حقون باپ
کی سی دوستی کرنی ہی ساتھ دوستون باپ کی اور بہلائی کرنی ساتھ
دوستون باپ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ مِنْ
اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی عمر سی یعنی کمال بہلائی وہ ہی کہ ملاپ اور سلوک کرے
ساتھ دوستون باپ کی پیچھی اوسکی اور صلہ مراد ہی ملاپ اور اخلاص
کرنی سی ساتھ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل
بیچ حق اقربا کی تمام حقون والدین سی ملاپ اور بہلائی کرنی ہے
ساتھ اولاد اونکی کی یعنی ساتھ بہائیون اور بہنون اور خالاؤن اور انکی
اور اولاد اونکی کی جسقدر نسب مین قریب زیادہ ہو اوس ہی قدر حق

اوسکا زیادہ ہووی اللہ تعالی نی کئی جگہہ فرمایا ہی وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی
حَقَّہٗ یعنی دی صاحب قرابت کو حق اوسکا آور ایسا ہی ہر شخص کو
جو مالدار ہو واجب ہی اوسپر نفقہ ذی رحم محرم کا کہ مفلس ہوا ور کمانے
کی قدرت نرکھتا ہو اگر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَی الْوَارِثِ
مِثْلُ ذٰلِکَ یعنی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی اور
جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہووی تو مالک ہوتی ہی آزاد
ہو جاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نی مَنْ مَلَکَ ذَا رَحِمٍ
مَحْرَمٍ مِنْہُ عُتِقَ عَلَیْہِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور
حاکم نی صحیح ہی یعنی جو کوئی کہ مالک ہووی اپنی ذی رحم محرم کا اور
اوسکی آزاد ہووی آور جمع کرنا دو عورتون ذی رحم محرم کا حرام
ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی آور اقربا سی جو کہ محارم سی نہین ہین
اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہین ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور
سلوک کرنا اوس سی واجب ہی آور قطع رحم حرام ہی آور نا موافقت
کرنی اونسی جائز نہین ہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ
فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ
مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ

قطعك قالت بلى يا رب قال فذاك متفق عليه يعني خدا تعالی نے
پیدا کیا خلق کو پھر جب پیدا کرنے خلق سے فارغ ہوا رحم اوٹھا اور پکڑا
حقو رحمن کا حقو ازار بند کو کہتے ہیں اور یہ مجاز ہے اور مراد وہ ہے کہ
جناب الٰہی سے پناہ ڈھونڈھی اہل عرب کہتے ہیں أخذت بحقو فلان
یعنی پناہ ڈھونڈھی میں نے طرف فلانے کی؛ الله تعالی نے رحم کو فرمایا
کہ کیا چاہتا ہے تو کہا کھڑا ہونا ہے پناہ ڈھونڈھنے والا کاٹنے سے فرمایا
کیا راضی نہیں ہوتا ہے تو ساتھ اسکے کہ ملاؤں میں ساتھ اوسکے کہ ملاوے
تجکو اور کاٹوں میں اوس سے جو کاٹے تجکو کہا ہاں یعنی راضی ہوا میں
اے رب فرمایا ایسا ہی کرونگا حدیث قدسی میں آیا ہے أنا الله وأنا
الرحمن خلقت الرحم وشققت لها من اسمي فمن وصلها وصلته
ومن قطعها بتته روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور احمد
اور حاکم نے عبد الرحمن بن عوف سے اور حاکم نے ابی ہریرہ سے یعنی میں
الله ہوں میں رحمن ہوں رحم کو پیدا کیا میں نے اور نام اپنے سے
نام اوسکا نکالا میں نے جو کوئی اوسکو جوڑیگا میں اوسکو جوڑونگا
اور جو اوسکو کاٹےگا میں اوس سے کاٹونگا اور روایت کی بخاری نے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم نے الرحم
شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته ومن قطعك

قطع کیا یعنی جو رحم اپنی کاٹتا ہی ساتھ خدا کے اپنی لعنت فرمایا خدا تعالی
نے جو کوئی تجکو جوڑیگا مین ساتھ اوسکی جوڑون گا اور جو کوئی تجکو
کاٹیگا مین اوس ہی کاٹون گا اور عایشہ سے صحیح مین مثل اسکی ہی
اور صحیح مین جبیر بن مطعم سے مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کاٹنے والا رحم یعنی قرابت کا بہشت مین داخل نہوگا اور
بیہقی نے عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہین ہوتی اونپر جنمین کوئی شخص
قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہوتی ہین صلہ رحم کی اور حرام ہوتی
ہین قطع رحم کی حدیثین بہت آئی ہین ایسی ہر کسی پر لازم ہی کہ نسبت
اپنی خبردار ہو دیکہ تا صلہ رحم کرے اور قطع رحم اوس سے ظہور مین نہ آوے

فصل حقوق بہائیون اور صلہ رحم اور عذاب عقوق اور قطع رحم مین

جامع صغیر مین ہی حق کبیر الاخوۃ علی صغیرہم کحق والد علی ولدہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق بڑے
بہائی کا چھوٹے بہائی پر مانند حق باپ کی ہی بیٹے پر یعنی نگاہ رکہنی
حرمت اور تعظیم اور توقیر اور مشورہ اوسکی کی اور تشبیہ اسمین واسطے
مبالغہ کی ہی نہ واسطے مماثلت کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے
ساتھ سند ضعیف کی سعید بن عاص سے اور اس مین ہی کہ فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا
یعنی نہین ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اونی چھوٹی اپنی پر
یعنی مسلمانون مین سی اور نہ توقیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمر والی
کو چھوٹی عمر والی پر شفقت اور احسان او محبت کرنی چاہیی اور ایسی
ہی چھوٹی عمر والی کو بڑی عمر والی کی توقیر اور ادب کرنا چاہیی روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی نی ساتھہ سند صحیح کی انس سی اور حق سبحانہ
تعالی نی اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین مین اور
قاطع رحم اور فرمایا فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی
الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّھُمْ
وَاَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ یعنی قریب ہی جو مُنہ پھیرو گی تم اللہ کی حکم سی یہ کہ
فساد کرو زمین مین اور قطع کرو قرابتون اپنی کو وہی لوگ ہین کہ
لعنت کی اونپر اللہ تعالی نی سو بہرا کر دیا اونکو کہ حق بات نہین سنتی
ہین اور اندھی کر دین آنکھین اونکی کہ حق بات نہین دیکھتی ہین اور
امام احمد حنبل نی لعنت یزید پر جائز رکھی ہی بسبب برائیون منجملہ
اوسکی کی اور بنابر قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتھہ اس آیت کی استدلال
کیا ہی اونھون نی اسپر سوال دو قرابت دارون سی اگر ایک
ساتھہ دوسری کی بدسلوکی اور قطع رحم کری دوسری کو اوس سی قطع رحم

جاتی ہی باتیں جواب دوسرا یہ لائی ہی کہ صلہ کری قطع نکری
یہاں قطع رحم کا قاطع رحم پر ہوگا اور بر کتیں صلہ رحم کی واصل کیوا لی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لیس الواصل بالمکافی
ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا روایت کیا اسکو
بخاری نی ابن عمر سی یعنی وصل کرنیوالا وہ نہیں ہی کہ نیکی کی بدلی نیکی
کری وصل کرنیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاوی اوس سی رحم وہ وصل
کری یعنی عوض بدی کی نیکی کری بیت بدی را بدی سہل
باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اساء ٭ مسلم نی ابی ہریرہ
سے روایت کی کہ ایک مرد نے کہا حضرت صلعم سے کہ
یا رسول اللہ میرے اقربا ہیں میں اونسے ملاپ کرتا ہوں
اور وہ مجھسے کاٹتے ہیں میں ساتھ اونکے نیکی کرتا ہوں
اور وہ مجھسے بدی کرتے ہیں آور میں اونسے بردباری
کرتا ہوں اور وہ مجھپر جہالت کرتی ہیں فرمایا حضرت نی کہ اگر ہے تو
کما قلت فانما تسفہم الملّ ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم
ما دمت علی ذلک یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو کھلاتا
ہی اونکو جلتی گرم ریت آگ کہ ملاتا ہی تو کہ ہلاکی اونکی ہی اور ہمیشہ
اللہ تعالیٰ کی ہی تجکو مددگاری ہوگی اونپر جب تک تو اس عادت پر رہیگا

فائدہ صلہ رحم سی ثواب آخرت کی سوا دنیا مین بھی بہت فائدی
ہین آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ
لَهٗ رِزْقُهٗ وَیُنْسَاَلَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ روایت بخاری اور مسلم
مین ہی انس سی یعنی جو کوئی چاہی کہ کشایش ہو اوسکی روزی مین
اور باقی رہی ذکر اوسکا اپنی رہنی اولاد یا مانند اوسکی سی ذکر کرنیوالی
خیر کی سو چاہیی کہ صلہ رحم کری آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نی تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَةَ
الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ روایت کیا
اسکو ترمذی نی ابی ہریرہ سی یعنی سیکھو اپنی نسبون سی اوسقدر کہ ملاؤ سات
اونکی باتون اپنی کو اپنی قرابت والون کو جانتی ہو تاکہ صلہ رحم
کر سکو پس تحقیق کہ صلہ رحم موجب محبت کا ہی اپنی لوگون مین اور
زیادتی کا ہی مال مین اور باقی رہنی ذکر کا اور قاطع رحم کو سوا اسکی
کہ عذاب آخرت مین ہوگا وبال دنیا مین بھی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهٖ
الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ
الرَّحِمِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نی ابی بکرہ سی یعنی کوئی گناہ
نہین ہی زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب اوسکی کو

عذاب اور وبال مین دنیا مین ساتھ اسکی کہ ذخیرہ رکھا جاوے عذاب کا واسطے اوسکی آخرت مین بغاوت کرنی ہی ساتھ بادشاہ عادل کی اور قطع کرنے رحم سے باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت مین دونون جگہ عذاب دیا جاویگا اور بیہقی نے بہی ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ الذُّنُوبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہَا مَاشَاءَ اِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ یعنی جو گناہ ہو بخشتا ہی خدا اوسکو جو کچہ چاہتا ہی سوای ایذا دینی ماں باپ کی سو بیشک جلد پہنچاتا ہی اوسکی کرنیوالی کو عذاب زندگی مین مرنے سے پہلی فصل جو بنظر حقوق ماں باپ کی صلہ رحم بہائیون اور بہنون اور اقربا کی ساتھ واجب ہوا تو نظر کرنی چاہیے اوپر حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا اور پیرن اور استاد و صلہ اور نیکی کرنی ساتھ جماعت سادات اور مشائخ اور اولاد پیرون اور استادون کی بہی ضرور ہی فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہدی محمد مین نہین مانگتا ہون تمسی تبلیغ رسالت پر مزدوری مگر دوستی رکہنی بیچ اقربا میری کی تمکو چاہیے اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ یعنی کہدی محمد ان لوگون کو جو واسطے خدا کی بیٹا ٹھہراتے ہین

پاک ہی اللہ تعالی اوس سی اگر ہوتا واسطی رحمن کی بیٹا تو مین پہلی عبادت کرتا اللہ تعالی پاک ہی اس سی اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہیی ساتھہ اولاد اوسکی کی حق ادا کری سوال اولاد سادات اور بزرگ زادونسی اگر کوئی فاسق یا کافر یا رافضی ہوجاوی تو ساتھہ اوسکی کیا سلوک چاہیی کرنا جواب اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہیی اور اوسکا حق ادا کرنا چاہیی اور اگر رافضی اور مانند اوسکی ہو کہ ساتھہ کفر کی پونہچا ہو اوس سی دوستی نچاہیی کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ یعنی اے مسلمانون دوستی نکرو اُن لوگون سی کہ خدا غضب رکہتا ہی اُن پر بیشک نا امید ہین آخرت سی جیسا کہ نا امید ہین کفار اہل قبور سی اور اللہ تعالی فرماتا ہی نوح علیہ السلام کی بیٹی کی حق مین اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَہْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَہُمْ رَحِمٌ اَبُلُّہَا بِبِلَالِہَا روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی عمرو بن العاص سی یعنی آل ابی فلان نہین ہین میری دوست سوا اسکی نہین کہ دوست میرا خدا ہی اور اچھی مسلمان

لیکن اونکو ساتھ میری قرابت ہی تر کرتا ہون مین اسکا ساتھ تر اونکو
اوسکی کی یعنی صلہ رحم کرتا ہون اون سی اس حدیث سی سمجھا جاتا
کہ سادات اور پیرزادی اور قرابتی اپنی اگر کافر ہون یا رافضی یا خارجی
یک حد کفر کو پہنچی ہون دوستی اونسی کرنا نچاہیی لیکن صلہ رحمی اور
احسان سی دریغ نکی فرمایا اللہ تعالی نی لا ینہکم اللہ عن الذین
لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا
الیہم یعنی نہین منع کرتا ہی تمکو اللہ تعالی اون لوگون سی کہ نہین
لڑائی کی ہی اونہون نی تمسی دین کی کام مین اور نہ نکالدیا تمکو تمہاری
مکانوں سی اس سی کہ نیکی کرو ساتھ اونکی اور اس سی کہ انصاف کرو تم ساتھ
اونکی یعنی کفار اہل ذمہ احسان اور نیکی کرنا منع نہین ہی فصل اور ملا ہوا
ساتھ حق والدین کی حق دائی کا ہی کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی دودھ
پینی سی جو کچھ حرام کیا ہی نسب سی اور جمع کرنا دو بہنون رضاعی کا حرام ہی
جیسا کہ جمع کرنا دو بہنون نسبی کا تاکہ موجب قطع کا نہو ابی داؤد نی ابی الطفیل
سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی واسطی دائی اپنی کی
چادر اپنی بچھادی اور اوسپر بٹھایا یا قسمتا بالیف اور قسم حقوق سی حق او
لوگون کا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو مظہر قہاری اور بالائیت اپنی کا بنایا اور
وہ حق بادشاہ مسلمان کی و امیر مسلمان اور حق قاضی کا ہی رعیت پر اور حق

خاوندکا جورو پر اور حق میان کا غلام پر اور حق گھر کی مالک کا گھر کی کون
کہ بند و بست ملک اور شہر اور گھر کا حکومت سی تعلق رکھتا ہی فصل
اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی جیتک پر اس امر
مین کہ خلاف شرع حکم نکری اگرچہ خلاف طبیعت اونکی کی ہو فرمایا
اللہ تعالی نی اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
بادشاہ بہی اولی الامر مین داخل ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ
اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُطِعِ
الْاَمِیرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ یَعْصِ الْاَمِیرَ فَقَدْ عَصَانِي وَاِنَّمَا الْاِمَامُ
جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ
فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ مِنْہُ عَلَیْہِ لفظ وزر کا
بیان سی محذوف ہی روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جسنی
فرمان برداری کی میری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی اور جسنی نافرمانی
کی میری اوسنی نافرمانی کی خدا کی اور جسنی فرمانبرداری کی امیر کی اوسنی
فرمانبرداری میری کی اور جسنی نافرمانی کی امیر کی اوسنی نافرمانی میری کی
اور بادشاہ تو سپر ہی کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہین اوسکی پناہ
مین ہو کر اور بچای جاتی ہین یعنی مکارہ سی ساتھ اوسکی سو اگر حکم کیا
اوسنی ساتھ پرہیزگاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب ہوگا اور اگر اور کچھ کہا

تو اوس پر ہوگا لینی گناہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اسمعوا
وَاَطِيْعُوا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ
روایت کیا اسکو بخاری نی انس سی یعنی سنو اور فرمانبرداری کرو امیر
کی اگرچہ تمپر امیر کیا جاوی غلام حبشی کہ سر اوسکا مانند دانہ انگور سیاہ
کی ہو **ف** یعنی حقیر بد صورت ہو اور فرمایا حضرت نی اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ
وَلَا طَاعَةَ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابن عمر سی اور علی سی لفظ اُنکی ہیں
یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہی ہر مسلمان پر جو کچھ خوش لگی اور
اوسکو یا مکروہ معلوم ہو جبتک کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی پھر جب حکم کیا جاوی ساتھ گناہ
تو جائز نہین ہی سننا اور ماننا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ
رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ
الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً روایت کیا اسکو
بخاری و مسلم نی ابن عباس سی یعنی جو کہ دیکھی حاکم اپنی سی کوئی چیز کہ مکروہ
جانی اوسکو تو چاہیی کہ صبر کری بیشک نہین ہی کوئی کہ مفارقت کری اور
جدا ہو جماعت سی مسلمانون کی ایک بالشت بھر پھر مری اوس حال
مین مگر وہ کہ مرا ہوگا مرنا جاہلیت کا اور فرمایا حضرت نی اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نی ابن مسعود سی یعنی قریب ہی کہ دیکھو گی تم بادشاہون سی
بعد میری نفس پروری اور وہ چیزین کہ تم اونکو ناخوش رکھتی ہو صحابہ
نی عرض کی کہ پھر آپ ہمکو کیا فرماتی ہین فرمایا کہ تم حق اونکا ادا کرو
اور حق اپنا خدا سی مانگو صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ اگر ایسی لوگ
ایسی ہون کہ حق اپنا ہم سی طلب کرین اور حق ہمارا ندین فرمایا اِسْمَعُوا
وَاَطِيْعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ روایت کیا اسکو
مسلم نی وائل بن حجر سی یعنی حکم اونکا سنو اور مانو سو بیشک واجب ہی
اونپر جو کچھ اللہ تعالی نی اونکی ذمی پر واجب کیا ہی یعنی عدل اور رعیت پروری
سی اور تمپر واجب ہی جو کچھ تمپر واجب کیا ہی یعنی اطاعت و فرمانبرداری
سی فصل اگر قاضی حکم کری موافق شرع کی تو واجب ہی کہ ساتھ
خوشی دل کی اوسکو قبول کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی ساتھ خدا کی ایمان نلاوینگی
جبتک کہ تجکو حاکم نکرین اوس امر مین کہ جھگڑا ہو درمیان اونکی پھر نپاوین
اپنی دلون مین تنگی اور ناخوشی اوس سی کہ حکم کیا تونی اور قبول کرین
قبول کرنا ہر آئینہ مین کہا ہی کہ اگر قاضی کہی کہ حکم کیا مین نی اسیر کہ اسکو

سنگسار کریا اسکا ہاتھ کاٹے یا کوڑی مارے تو جائز ہی بجا لانا اوسکا اور امام ابو منصور نی کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجا لاوی اور جو جاہل ہو یا عادل تو وجہ اوسکی پوچھی اگر وجہ معقول بیان کی تو بجا لاوی اور نہیں تو نہیں اور اگر فاسق ہی تو نہ بجا لاوی مگر بسبب کسی فتنہ کی اندیشہ کی دیکھو

فصل

بیچ حق خاوند کی جو رو پر ہیں حدیثیں بہت ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لو کنت آمراً لاحد ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجہا روایت کیا اسکو ترمذی نی اور ابو داؤد نی مانند اسکی قیس بن سعد سی اور امام احمد نی معاذ اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا میں کسیکو کہ سجدہ کری کسیکا تو بیشک حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کا اور ترمذی نی ام سلمہ سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو عورت کہ خاوند اوسکا اوس سی راضی ہو داخل بہشت میں ہوگی اور ابو نعیم نی حلیہ میں انس سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جس عورت نی پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور روزے ماہ رمضان کی رکھی اور پرہیزگاری کی اور فرمانبرداری کی اپنی خاوند کی جاویگی بہشت میں جس دروازی سی چاہی گی اور امام احمد نی عائشہ سی روایت کی کہ فرمایا حضرت نی اگر واسطی کسیکی سجدہ کرنا

حکم کرتا میں تو عورت کو حکم کرتا کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر
خاوند اسکا اس کو حکم کرے کہ سیاہ پہاڑ سے پتھر سفید پہاڑ میں اور
سفید پہاڑ سے پتھر سیاہ پہاڑ میں لیجاوے تو چاہیے ویسا ہی کرے
ترمذی اور ابن ماجہ نے معاذ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو عورت اپنے خاوند کو ایذا دیتی ہے تو حوریں بہشت
کی کہتی ہیں کہ لعنت سے تو خدا تجھے نہیں ہے یہ شخص تیرا مگر مہمان
قریب ہے کہ تجھ سے جدا ہوگا طرف ہماری ف یعنی تجھ سے جدا ہو کر
ہماری طرف آویگا **فصل** بیچ حق سیان کی غلام پر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ العَبْدَ اِذَا نَصَحَ سَیِّدَہٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ
اللہِ فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ
بن عمر سے یعنی بیشک غلام اگر خیرخواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی
کرے عبادت خدا کی دونا ثواب پاویگا اور فرمایا حضرت نے نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ
اَنْ یَتَوَفَّاہُ اللہُ بِحُسْنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ وَنِعِمَّا لَہٗ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ سے یعنی کیا خوشحال ہے اس مملوک
کا کہ مر جاوے اور اچھی کرے بندگی پروردگار اپنے کی اور فرمانبرداری
مالک اپنے کی کیا خوشحال ہے اوسکا اور فرمایا اوس سرور علیہ السلام
نے اِذَا اَبَقَ العَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَیُّمَا عَبْدٍ

آبق من موالیہ فقد کفر حتی یرجع الیہم روایت کیا اسکو مسلم نی جریر سی یعنی اگر غلام بھاگ جاوی نماز اوسکی نہین قبول ہوتی اور ایک روایت مین ہی جو غلام کہ بھاگتا ہی مالکون اپنی سی سو بیشک کافر ہو جاتا ہی جبتک پھر نہ آوی پاس اونکی یعنی کافر نعمت ہوتا ہی اور بیہقی نی جابر سی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی تین شخصون کی نماز قبول نہین ہوتی ہی ایک وہ غلام کہ بھاگ جاوی یہان تک کہ آوی پاس اپنی مالک کی اور دوسری وہ عورت کہ خاوند اوسکا ناراض ہو اور تیسرا وہ مست یہان تک کہ ہوش مین آوی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ روایت کیا اسکو ابوداود نی ابی ہریرہ سی یعنی نہین ہی ہم مین سی وہ شخص کہ ورغلانی کسی عورت کو اوسکی خاوند سی اور کسی غلام کو مالک اوسکی سی قسم دوم تہا حقوق العباد سی حق رعیت کا ہی بادشاہ اور حاکم اور قاضی پر اور حق جورو کا خاوند پر اور حق پرورش اور تربیت چھوٹی لڑکون کا والدین پر اور مملوک کا مالک پر کیونکہ سب امانتین خدا کی ہین حق سبحانہ تعالی نی اپنی ذات پاک بی نیاز پر واسطی مملوکون اور بندون اپنی کی رحمت واجب کی ہی پھر جسکو کہ دنیا مین نگہبان اور مالک کیا ہی اوسپر واجب کیا ہی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے عبد اللہ ابن عمر سے یعنی خبردار ہو کہ ہر ایک تم مین سے راعی یعنی محافظ ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا رعیت اپنی سے یعنی اونکو راضی رکھا یا ناراض پادشاہ تمام لوگون پر راعی یعنی نگہبان ہے پوچھا جاویگا رعیت اپنی سے اور مرد اپنی گھر والون کا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اونسے اور عورت اپنی خاوند کی گھر اور لڑکی بالون پر نگہبان ہے اونسے پوچھی جاویگی اور غلام اپنی میان کی مال نگہبان ہے اوس سے پوچھا جاویگا خبردار ہو سو ہر ایک تم راعی ہو اور ہر ایک تم مسئول ہو **ف** یعنی ہر ایک اپنی اپنی امانت کا محافظ اور نگہبان ہے اور ہر ایک اسکی خیرخواہی اور بدخواہی سے پوچھا جاوی گا اور اوسکی موافق جزا وسزا پاویگا **فصل** بیچ حق رعیت کی جو پادشاہ اور امیر پر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّتَهٗ

سی المسلمین فیموت وھو غاش لھم الا حرم علیہ الجنۃ روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نی معقل بن یسار سی یعنی نہین ہی کوئی والی کہ کسی
رعیت پر مسلمانون سی والی وحاکم ہووی پھر مرجاوی اور حال مین
کہ خیرخواہی رعیت کی نکی ہو مگر یہکہ اللہ تعالی نی حرام کی ہی بہشت
اوسپر اور فرمایا حضرت نی اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق
علیھم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم
فارفق روایت کیا اسکو مسلم نی عایشہ رض سی یعنی ای اللہ تعالی جو کوئی
کہ مالک ہووی کامون امت میری سی کسی کام کا پہر سختی کی اوسنی
اون پر سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی کہ مالک ہووی کامون امت میری
سی کسی کام کا پہر اوسنی نرمی کی اوسپر سو نرمی کر تو اوسپر او مسلم نے
عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی کہ عادل لوگ نور کی منبرون پر ہونگی نزدیک اللہ تعالی کی وہ
لوگ جو عدل کرتی ہین اپنی حکم مین اور اہل مین اور اوس چیز مین کہ
مالک ہین اوسکی اور دارمی نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت نی کہ جو کوئی دس آدمی کا سردار ہوگا لایا جاویگا روز قیامت
بندھا ہوا تا کہ ولی اوسکو عدل یا ہلاک کری اوسکو ظلم یعنی جو
عادل ہوگا تو بسبب عدل کی نجات پاویگا اور جو ظالم ہوگا تو بسبب

ظلم کی ہلاک ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَاَقْرَبَہُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَشَدَّہُمْ عَذَابًا اِمَامٌ جَائِرٌ روایت کیا اسکو ترمذی
نے ابی سعید سے یعنی بیشک بہت پیارا آدمیون کا طرف خدا کی روز
قیامت کی اور بہت نزدیک لوگون کا طرف خدا کی بادشاہ عادل ہوگا
اور بیشک بہت ناخوش آدمیون کا طرف اللہ کی روز قیامت کو اور
بہت سخت عذاب مین بادشاہ ظالم ہوگا اور فرمایا اِنَّ السُّلْطَانَ
ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَاْوِیْ اِلَیْہِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِہٖ فَاِذَا عَدَلَ
کَانَ لَہُ الْاَجْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الشُّکْرُ وَاِذَا جَارَ کَانَ عَلَیْہِ الْاِصْرُ
وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ روایت کیا اسکو بیہقی نے ابن عمر سے یعنی بادشاہ
سایہ خدا کا ہی زمین مین آتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم خدا کی بندون
سے پھر اگر عدل کیا تو اوسکو ثواب ہوگا اور رعیت پر اوسکا شکر
واجب ہوگا اور اگر ظلم کیا تو اوسپر عذاب ہوگا اور رعیت پر صبر واجب
ہوگا فصل قاضی پر حکم کرنا ساتھ حق کی فرض ہی اور حکم خلاف
شرع قریب کفر اور ظلم اور فسق کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ
لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکَافِرُوْنَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ
الظَّالِمُوْنَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جو کوئی حکم نکرے موافق

اوس کی جو اتارا اللہ نے سو وہ کافر لوگ ہیں اور ایک جگہ فرمایا کہ وہ ظالم لوگ
ہیں اور ایک جگہ فرمایا وہ فاسق لوگ ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ
فَاَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ
فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بریدہ سے یعنی قاضی تین قسم
کے ہیں ایک وہ کہ عالم ہو ساتھ حق کے اور حکم کرے ساتھ حق کے بہشت
میں ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم نکرے ساتھ حق کے سو وہ دوزخ
میں ہوگا اور تیسرا وہ کہ حکم کرے لوگوں پر جہالت کے ساتھ یعنی بغیر علم
کے حکم کرے سو وہ دوزخ میں ہے اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے روایت
کی کہ جو کہ قاضی ہو اور عدل اوسکا ظلم پر غالب ہے تو اوسکو بہشت ہے
اور جو کہ غالب ہو ظلم اوسکا عدل پر وہ دوزخ میں ہوگا فصل حق
میں عورت کے کہ خاوند پر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي
عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی عورتوں کا خاوندوں پر حق ہے جیسا کہ عورتوں
پر حق مردوں کا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ
مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ روایت
کیا اسکو ترمذی نے عائشہ رضی سے اور روایت کیا ترمذی نے ابی ہریرہ

مانند اسکی یعنی بڑا کامل مومنون کا ایمان مین وہ شخص ہی کہ بہت
اچھا ہی اوسکی خلق کی اور بہت مہربان ہی اپنی اہل پر اور فرمایا
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي روایت کیا اسکو ترمذی
نی عائشہؓ سی یعنی بہتر تمہارا وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل اپنی کی اور
مین بہتر تمہارا ہون واسطی اہل اپنے کی اور معاویہ قشیری
نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتون کا خاوند پر کیا ہے
فرمایا کہ کھلا اوسکو جو کھاتا ہے اور پہنا اوسکو جو تو پہنتا ہی
اور مت مار منہہ پر اوسکی اور بد مت کہہ اوسکو اور اکیلا چھوڑ کر اوسکو
نجا مگر گھر مین رہ ف یعنی اگر ناخوش ہو تو جو روسی تو اوسکی پاس
نہ سو مگر گھر ہی مین رہ اوسکو اکیلا چھوڑ کر اور گھر مین نہ سو کذا
فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور فرمایا
حضرت نی ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتین میری پاس آئین
اور اپنی خاوندون کی شکایت کرتی تہین وہ مرد اچھی نہین ہین
روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ایاس بن عبد اللہ
سی فصل بیچ حق شفقت کی فرزندون کی فرمایا رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ روایت کیا اسکو مسلم نی انس سی

۹۱

یعنی جو کوئی کہ پرورش کرے دو لڑکیون کو تا کہ بالغ ہون آویگا قیامت کی روز وہ ایسا حالیکہ مین اور وہ اسطرح ہونگی اور دو نون انگلیان اپس مین ملائین فرمایا یعنی وہ شخص میری ساتھ ہوگا جیسی یہ دونون انگلیان ایک پاس ہین اور صحیحین مین عائشہؓ سی مروی ہی کہ ایک عورت میری پاس آئی اور ساتھ اوسکی دو لڑکیان تھین مجھسی سوال کیا اوس وقت میری پاس فقط ایک خرما تھا وہ مین نی دیا پھر اوسنی وہ خرما آدھا آدھا دونون لڑکیون کو دیا اور اوسنی کچھ نہ کھایا اور چلی گئی پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائی مین نی وہ قصہ اونسی بیان کیا آپنی فرمایا مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ یعنی جو کہ آزمایا جاوی لڑکیون سی ساتھ کسی چیز کی یعنی کہ لڑکیان رکھتا ہو اور اونکی ساتھ بھلائی کری ہونگی وہ پردہ واسطی اوسکی آتش دوزخ سی اور یہ بھی صحیحین مین حضرت عائشہؓ سی مروی ہی کہ ایک گنوار رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکونکو چومتی ہو یعنی پیار سی اور ہم نہین چومتی ہین کہا حضرت نی اوسکو اَوَ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ یعنی اگر اللہ تعالی نی تیری دل سی رحمت اور شفقت دور کی ہی تو مین کیا کرون **فصل** حق مین مملوکون کی مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِخْوَانُکُمْ

جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ
مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ
كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ذر
سی یعنی بہائی تمہاری ہین کردیا ہی اللہ تعالی نی اونکو تمہارے زیردست
سو جس کسی کی بہائی کیا اللہ تعالی زیردست اوسکا کری تو چاہیئے کو کہلاوے
اوسکو جو آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو جو آپ پہنی اور تکلیف ندی اوسکو
اوس کام کی جو دشوار ہو اور اگر کسی کام مشکل کو حکم کری تو آپ بہی
اوسمین مدد کری اور فرمایا حضرت نی اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ
ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ
الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جب تیار کری واسطی ایک کے تم مین سی خادم
اوسکا کوئی کہانا پہر لاوی اوس کہانی کو اور بیشک گرمی آگ اور دہوان
اوٹہایا ہی تو چاہیئی کہ بٹہاوی اوسکو ساتہ اپنے تاکہ کہاوی اور اگر کہانا
تہوڑا ہو اور کہانیوالے بہت ہون چاہیئی کہ رکہی اوسکی ہاتہ مین ایک
نوالہ یا دو نوالے اور فرمایا حضرت نی مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا
قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی
یعنی جو کوئی تہمت زنا کی لگاوی مملوک کو اور وہ اوس سی پاک ہو تو اللہ تعالی

روز قیامت بتہمت زنا کی مارے گا یعنی مالک کو اور فرمایا حضرت نے من
ضرب غلاما له حدا لم یاته او لطمه فان کفارته ان یعتقه
روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عمر سے یعنی جو کوئی مارے غلام اپنے کو حد او
اوسی لائق جو حد اوسکی گناہ نہیں کیا یا اوسکو طمانچہ مارے تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو
آزاد کرے اور مسلم نے ابی مسعود سے روایت کی ہے کہ مین اپنے غلام کو مارتا
تھا تو پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابا مسعود اللہ تعالی تجھ پر قادر زیادہ
ہے اوس سے کہ تو اس غلام پر قادر ہے پھر جو پیچھے دیکھا مین نے تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے کہا مین نے یا رسول اللہ اسکو واسطے خدا کے
آزاد کیا مین نے فرمایا اگر ایسا نکرتا تو آگ تجھکو پہنچتی آخر کلام حضرت
کا کہ اونکی مرض موت مین تھا کہ الصلوة وما ملکت ایمانکم روایت
کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ام سلمہ سے اور احمد اور ابوداود نے
علی سے یعنی اسکی یعنی محافظت کرو نماز پر اور مملوکون کی حقوق پر اور
فرمایا حضرت نے ثلث من کن فیه یسر الله حتفه
وادخله جنته رفق بالضعیف وشفقة بالوالدین
واحسان الی المملوک روایت کیا اسکو ترمذی
نے جابر سے یعنی تین صفتین ہین جو شخص کہ اوسمین وے
ہون اللہ تعالی موت اوسکی آسان کرے اور داخل کرے اوسکو اپنی جنت مین

مہربانی کرنی ضعیفون پر اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور نیکی کرنی ساتھ
مملوکون کی ایک مردنی حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کتنی بار خادم
سے قصور معاف کرون بیچ آپنی دو بار جواب ندیا تیسری بار فرمایا
کہ ہر روز ستر بار معاف کرو روایت کیا اسکو ترمذی نی عبداللہ بن عمر
سے اور ابو داؤد نی ابن عمر سے اور فرمایا حضرت نی آگاہ ہو خبر دیتا ہو
مین تمکو ساتھ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہ ہی کہ کھاتا ہی
اکیلا اور مارتا ہی اپنی مملوک کو اور نہین دیتا ہی اپنی رفد یعنی مددگار کو
روایت کیا اسکو رزین نی ابی ہریرہؓ سے مثنی فد کی اعانت اور مددگاری
کی ہین قریش بیچ رسم تہی کہ جو کوئی موافق طاقت اپنی کی مال لاتا
ہر مال بہت جمع ہوتا پہر اوس سے غلہ اور گوشت خریدتی اور موسم حج مین
لوگون کو کھلاتی اور شریعت پائی سو رفد ہرا اوس مال سی ہی کہ ٹھہرا
جمع کرنا واسطی آنی جانی والون کی اور واسطے مسکینون کی رکھتی
تہی فصل مملوک جانور ہون اونپر بہی احسان کرنا ضرور ہی رسول
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک اونٹ دبلا دیکھا فرمایا اتَّقُوا اللّٰهَ
فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً
روایت کیا اسکو ابو داؤد نی سہل بن حنظلہ سی یعنی ڈرو تم خدا سی بیچ
حال چارپایون بی زبان کی سواری کرو اونپر ساتھ خوبی کی اور

چھوڑے وا اونکو ساتھ خوبی کی ف یعنی جیسی با خوبی اونہر سوار ہے
لیتی ہو ایسی ہی اونکی کہلانی پلانی مین قصور نکرو قسم پانچوان
حقوق العباد سی حق ہمسایہ او صحبت او ہم سفر کا ہی کہ یہی کام
مظہر قرب اللہ تعالی کی ہین فرمایا اللہ تعالی نی واعبدوا اللہ
ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی
والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب
وابن السبیل وما ملکت ایمانکم یعنی عبادت کرو خدا کی اور شریک
نکرو عبادت مین اوسکی کسی چیز کو اور نیکی کرو ساتھ ماں باپ کی
نیکی کرنی او ساتھ قرابت والون اور یتیمون او مسکینون وغیرہ سبہونکی
کہ نزدیک ہو ہمسایگی اوسکی یعنی گھر ساتھ گھر کی متصل ہو یا وہ کہ ہمسایہ
ہو اور قرابت نسب مین یا دین مین رکھتا ہو اور جو ہمسایہ ایسا نہو
اوسکی ساتھ ہی اور ساتھ یار ہم صحبت کی ابن عباس اور مجاہد و عکرمہ
نی کہا کہ صاحب بالجنب ہم سفر ہی اور علی او ابن مسعود رضی اللہ عنہما
نی کہا کہ مراد اوس سی بی بی ہی اور ساتھ مسافر کی بعضی کہتی ہین کہ
ابن سبیل سی مراد مہمان ہی اور اپنی مملوک کی ساتھ یعنی احسان
کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی الجیران ثلثۃ فجار
لہ ثلثۃ حقوق حق الجوار وحق القرابۃ وحق الاسلام وجار

لہٗ حقان حق الجوار وحق الاسلام وجار لہٗ حق واحد وہو
المشرک من اہل الکتاب روایت کیا اسکو ابونعیم نے حلیہ میں اور
حسن بن سفیان اور بزار نے اپنی مسند میں جابر سے یعنی
پڑوسی تین قسم کے ہیں ایک پڑوسی ہے اسکے تین حق ہیں حق
پڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی ہے
اوسکے دو حق ہیں حق پڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی کا
ایک حق ہے پڑوس کا کہ وہ مشرک ہووے اہل کتاب سے یعنی یہودی
یا نصرانی اور ابن عدی نے عبداللہ بن عمر سے یون روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کم من جار متعلق
بجارہ یقول یا رب سئل ہذا اغلق عنی بابہ ومنعنی
فضلہ روایت کیا اسکو اصفہانی نے ابن عمر سے یعنی کتنے ہمسایہ
ہیں پکڑینگے اپنے پڑوسی کو دن قیامت کے اور کہیں گے اے پروردگار
میرے پوچھ تو اس سے کیوں بند کیا اسنے اپنا دروازہ مجھسے اور بند کیا
اپنا بچا ہوا کھانا اور بخاری نے ابن عمر سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو واسطے ہمسایہ کی نصیحت
کرتے یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالی اوسکو
وارث کرے اور مسلم نے ابی ذر سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا زیادہ کر اور پڑوسیونکی
عنایت کر عائشہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری دو پڑوسنی
ہین کسکو اونمین سے ہدیہ بھیجون فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ
اوسکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَن کانَ یُؤمِنُ
بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیُحسِن اِلیٰ جارِہٖ وَمَن کانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیُکرِم
ضَیفَہٗ وَمَن کانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیَقُل خَیرًا اَو لِیَصمُت روایت کیا اسکو
نے اور بخاری ومسلم مین ابی ہریرہ سے مانند اسکی ہے یعنی جو کہ ساتھ
خدا اور روز قیامت کی ایمان رکھتا ہو سو چاہیے کہ ساتھ پڑوسی
اپنے کی نیکی کرے اور مہمان کی عزت کرے اور جو اچھی بات ہو کہے
یا چپ رہے بیفائدہ نہ بولے جان کہ نیکبخت کرے تجکو اللہ تعالی
کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوسکا جدا ہوتا ہے اوسکا حق ایسا ثابت
ہوا تو ہمصحبت اور ہمسفر کا بطریق اولی حق واجب ہے چنانچہ بسبب
ہمصحبتی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی مقدار
تعریفین فرمائی ہین اور واسطے محبت اور تعظیم اونکی کی
کیا لیکن واجب ہے کہ ہمنشینی اور دوستی ساتھ نیکون کی کرے اور
ساتھ کافرون اور فاسقون کی منع کرے فرمایا حضرت نے مَثَلُ الجَلِیسِ
الصّالِحِ وَالسُّوءِ کَحامِلِ المِسکِ وَنافِخِ الکِیرِ فَحامِلُ المِسکِ اِمّا

اَنْ یُحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَۃً
وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً
روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی اور ایک روایت مین انکی ہی
یُحْرِقُ بَیْتَکَ اَوْ ثَوْبَکَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً یعنی حال
ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند
مشک فروش کی ہی یا تجکو دیگا یا تو اوس سی خریدیگا اور نہین تو
تجکو اوس سی خوشبو پونہچی گی اور ہمنشین بد مانند دہونکنے والی
بھٹی لوہار کی ہی کہ گھر تیرا یا کپڑی تیری جلا دیگا اور نہین تو بدبو
اوس سی تجکو پونہچی گی اور یون ہی حاکم اور ابوداود نی انس
سی اور انہون نی حضرت سی روایت کی ہی کہ ہمسایہ نیک مانند
عطر فروش کی ہی اگر عطر تجکو نہ دیگا تو خوشبو تو تجکو پونہچی گی اور امام
احمد اور ابوداود اور ترمذی اور حاکم نی ابی سعید خدری سی روایت
کی ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ہمنشینی
مت کر مگر ساتہ مسلمان کامل الایمان کی اور چاہیئی کہ کھانا تیرا
نہ کہاوی مگر پرہیزگار اور بغوی نی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ آدمی اپنی دوست کی
دین و مذہب پر ہوتا ہی سو دیکہہ تو کہ کسکی ساتہہ دوستی رکہتا ہی

بیان ہی بخاری و مسلم میں ابن مسعود سی مروی ہی کہ فرمایا حضرت نی المرء مع من احب یعنی آدمی آخرت میں اوسکی ساتھ ہوگا جسکو دوست رکہتا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین یعنی سب دوست دن قیامت کی آپس میں دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ وف یعنی وہ ایک دوسری کی دوست اور خیر خواہ رہینگی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ لوگ روز قیامت کی دوستی کرنی پر ساتھ بری آدمیون کی افسوس کرینگی اور کہینگی یا ویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا یعنی ای ہلاکی میری کاش نہ پکڑتا مین فلانی شخصکو دوست مولوی روم کہتی ہین ع

یار بد بدتر بود از مار بد	یار بد تنہا ہمی بر جان زند	دور شو از اختلاط یار بد
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند	یار بد بر جان و بر ایمان زند
صحبت نیکان ز نیکان کند		تا رخندان باغ از خندان کند

صحیحین مین ابی ہریرہ سی مروی ہی ایک حدیث طویل مین رسول کریم سی حق مین جماعت ذاکرین کی کہ جو اللہ تعالی اونپر رحمت کرتا ہی اور بخشتا ہی تا ہمنشینون اونکی کو تو ایک فرشتہ فرشتون سی کہتا ہی ای پروردگار ایک مرد ہی گنہگار اونہی مین ہی کسی کام کو آکر پاس اونکی بیٹہا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اوسکو بہی مین نی بخشا وہ ایسی لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا بی نصیب

نہیں ہوتا ہی اور اسیواسطی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمنشین بد اور ہمسایہ بد سی ساتھ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی نی کبیر
مین عامر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا
مین کہتی تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ
وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ
یعنی الٰہی پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ تیری بُری دن سی اور بُری
ساعت سی اور بُری رات سی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور
اوس رات سی کہ اوسمین بُرائی واقع ہو اور ہمنشین بُرے سے اور ہمسایہ
بُرے سی یعنی ہمنشین اور ہمسایہ سی کہ مصدر بُرائی کا ہو اور ہمسایہ کہ خانہ
اقامت مین ہمسایہ ہو اور واسطے بچاؤ ہمسایہ بد کی رسول کریم نی
بیع کرنے مین زمین کی حق شُفعہ واجب کیا ہی فائدہ سوا اہل شُفعہ کو
چاہیے کہ اگر خریدار نیک مرد ہی تو طلب شُفعہ نکری اور جو بُرا ہو
تو خرید لی اوسکی سی راضی نہو چھٹا قسم حقوق العباد سی حق عام
مومنین کا ہی خاص کر اونکین سی حق اوس کا ہی کہ عاجز اور ضعیف
اور یتیم اور مسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ
فرمایا اللہ تعالٰی نی وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ اور فرمایا اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ

وَالسَّائِلِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ یعنی نیک کام کرنیوالا وہ ہی جو دیوی مال
اوپر دوستی خدا کی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
اور سائلون کو اور بیچ آزاد کرنی غلامون کی اور فرمایا اللہ تعالی نی
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل
کو مت جھڑک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ
فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی
نی سہل بن سعد سی یعنی مین اور بوجھ اوٹھانیوالا یتیم کا جنت مین ساتھ
ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دو اونگلیونسی یعنی دو انگلیان ملاکر اور فرمایا مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ
وَضِيَافَتُهٗ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ روایت کیا
اسکو بخاری ومسلم نی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا
اور روز قیامت پر تو چاہیی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک
رات دن اوسکی مہمانی مین چاہیی تکلف کری اور مہمانی تین دن
تک ہی اور بعد اوسکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلَى الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابو داؤد
نی امام حسین اور علی رضی اللہ عنہما سی اور احمد نی امام حسین رض سی یعنی
سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

حالانکہ سوال کرنا غنی کو حرام ہو اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
نی لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَ
يُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ
اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
اور ابوداود نی علی سی اور نسائی نی ابی ہریرہ سے مانند اوسکی یعنی
مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہین سلام کری اوسکو جب ملاقات کری
اور جواب دی جو بلاوی یا قبول دعوت اوسکی کری اور یرحمک اللہ
کہی جو چھینک کر الحمد للہ کہی اور پوچھا کری جو بیمار ہو اور اوسکی جنازی کی
ساتھ جاوی جو مرجاوی اور دوست رکھی واسطی اوسکی جو کچھ دوست رکھی
واسطی اپنی جانکی اور اصفہانی نی علی سی اور اونھون نی رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی روایت کی کہ فرمایا آپ نی بیشک اگر ایک تمہارا چھوڑی
یرحمک اللہ کہنا واسطی بھائی اپنی کی جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہی
تو مطالبہ کریگا وہ روز قیامت کی اور یونہی ابو نعیم نی سعید بن
جبیر سی روایت کی اور مسلم نی ابی موسی سی روایت کی کہ اگر کوئی
بعد چھینکنی کی الحمد للہ کہی تو واسطی اوسکی یرحمک اللہ کہین اور جو
نہ کہی تو نہ کہین اور بخاری و مسلم مین ابی سعید خدری سی روایت کی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو راہون پر بیٹھنی سی

کیا ہمنے بیچ بیٹھنے راہون کی ... فرمایا
کہ تو راہ کا حق ادا کرو کہا اونہون نے کہ حق راہ کا کیا ہی فرمایا کہ آنکہ بند
کر لینا حرام سی اور ایذا نہ پونہچانا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا ساتھہ
شروع کی اور منع کرنا نا شروع سی **ف** یعنی اچھی باتون کا لوگون کو
حکم کرنا اور بُری باتون سی منع کرنا اور ابو داؤد نی عمرؓ سی اس قصی مین
زیادہ کیا اور فریاد رسی کرو رنج رسیدہ کی اور راہ بتا دو راہ بہولی ہوئی کو
فرمایا اللہ تعالی نی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْھَا
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا یعنی جب کوئی سلام کری تمکو تو جواب دو مانند
اوسکی یا بہتر اوس سی یعنی جواب مین السلام علیکم کی کہو وعلیکم السلام
یا ملاؤ اوسمین ورحمۃ اللہ یا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلم نی ابی ہریرہ سی
روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی داخل بہشت
مین نہوگی یہان تک کہ ایمان لاؤ اور ایمان کامل نہوگا یہان تک
کہ آپس مین دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز کی جسسے
آپس مین تم دوست ہو اَفْشُوا السَّلَامَ عَلَیْکُمْ یعنی بہت کرو آپسمین
سلام اور بیہقی نی ابن مسعودؓ سی اور اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سی روایت کی کہ جو کوئی پہلی سلام کرتا ہی پاک ہوتا ہی تکبر سی
کسی نی حضرت سی پوچھا کہ اسلام کی عادتون سی کون عادت بہتر ہی

فرمایا کھلانا تو کھانا اور کہتو سلام جسکو خواہ پہچانی تو اوسکو یا نہ پہچانی

تو آیت کریمہ اذا حییتم اگرچہ حق مین سلام کی نازل ہوی لیکن ساتھ

عموم لفظ کی دلالت رکھتی ہی اس بات پہ بھی کہ کوئی مسلمان ساتھ

کسی مسلمان کی جو کچھ نیکی کری جیسے بھیجنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام

کا ساتھ ہاتھ کی یا سر یا تواضع کرنا یا کھڑی ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا

مانند انکی کہ دلیل اظہار محبت کی ہووی طرف ثانی کو چاہیئے بدلہ اوسکا

مانند اوسکی کری یا بہتر اوس سے کری کلمۂ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا

اس پر دلالت رکھتا ہی یعنی اللہ تعالی ہر چیز پر حساب کرنیوالا ہی احمد

اور ترمذی نی ابی امامہ سی روایت کی کہ حضرت نی فرمایا پورا سلام تمہارا

مصافحہ ہی یعنی سلام کی بعد مصافحہ بھی کر لیا کرو تاکہ پورا ثواب سلام

کا پاؤ اور فرمایا حضرت نی آپس مین مصافحہ کرو کینہ دور ہو اور آپس مین

تحفہ بھیجو محبت زیادہ ہو اور کینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نی کہ اگر دو مسلمان آپس مین مصافحہ کرین تو کوئی گناہ باقی

نہ رہی سب گر پڑین آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی ابو ذر کو بغل مین

لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچھا ہی روایت کیا اسکو ابو داؤد نی یہ دو حدیث

لطایف ساتھ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام مین ہو حدیث

اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور مشکوۃ شریف مین دیکھا گیا

حدیث نہین ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسطرح کتب مذکورہ مین ایوب
بن بشیر سی مروی ہی کہ نقل کی اونہون نی ایک شخص سی کہ وہ بنو عنزہ
سی تہا کہا اوسنی کہ کہا مین نی ابو ذر سی کہ کیا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مصافحہ کرتی تہی جسوقت کہ ملتی تہی اونسی کہا ابو ذر نی نہین ملاقات
کی مینی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپنی مجہ سی اور بہیجا میری پاس ایک دن
یعنی شخصکو بلانے کی لیی اور نہ تہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین تو خبر
دیا گیا مین پس آیا حضرت صلعم کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر
پس گلی ہی لگایا مجہکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ ہی بسبب
راحت اور برکت کی نقل کی ابو داود نی واللہ اعلم بالصواب اور آنحضرت
نی فرمایا لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ
ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَءُ بِالسَّلَامِ روایت
کیا اسکو بخاری مسلم نی ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہین ہی
کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین دنسی زیادہ ملاقات
کرین دونون پہر منہہ پہیرین ایک دوسری سی بہتر انمین سی وہ ہی جو
سبقت کری سلام کرنی مین اور ابو داود نی حضرت عائشہ سی اور انہون
نی حضرت سی روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمانکو جائز نہین ہی کہ زیادہ تین
دن سی چہوڑ دی بہائی کو پہر جب ایک نی دوسری سی ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اوسنی جواب نہین دیا تو گناہ دونون کا اوسی
اوپر لیا اور احمد اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ آنحضرت
نی فرمایا کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین
دن سی چہوڑ دی اگر زیادہ تین دن سی ترک کریگا مریگا دوزخ مین
داخل ہوگا اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی اور روایت مین بعد مضمون
مذکور کی نقل کیا جو تین روز گذرین تو چاہی کہ ایک دوسری سی ملی اور
سلام کری اوسنی جواب دیا تو دونون ثواب مین داخل ہوئی اور جو
جواب ندیا تو گناہ اوسپر باقی رہا اور اوسنی گناہ سی جدائی کی اور بایہوا
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا
تَنَافَسُوْا روایت ہی ابی ہریرہ سی یعنی دور رہو بدگمانی سی کہ بدگمانی
بڑی جہوٹی بات ہی یعنی اگر کوئی کسیکا عیب بیان کری تو نہ سنو
اور جاسوسی نکرو یعنی بیچ عیبون آدمیون کی کوشش کرکی دریافت
کرنا اور آپس مین حسد نکرو کہ غیر کی بہتری دیکہہ کر ناخوش نہو اور آپس
بغض اور عداوت نکرو اور آپس مین ساتہ ایک دوسری کی پیٹہہ پہیر
رو گردانی نکرو اور رہو بندی خدا کی آپس مین بہائی اور ایک روایت مین

آیا ہی وَلَا تَنَافَسُوا یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کھینچے کہ دوسری
اس مین شراکت بچاہی اور فرمایا اوس علیہ الصلوۃ والسلام نی
کہ دروازی بہشت کی دوشنبی اور پنجشنبی کو کہلتی ہین اور اللہ تعالی
ہر مسلمان کو بخشدیتا ہی مگر اون دو شخصون کو جو آپس مین عداوت
رکہتی ہون اور کہتا ہی چہوڑ دو انکو یہانتک کہ آپس مین ملاپ
کرین روایت کیا اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی اور مروی ہی کہ فرمایا
آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک
مرد کو پکڑیگا وہ کہیگا کہ تو مجہسی کیا کام رکہتا ہی مین تجہکو نہین
پہچانتا ہون وہ کہیگا کہ تو مجہکو بُرا کام کرتی دیکہتا تہا یعنی مین
بُرائی کرتا تہا اور تو دیکہتا تہا اور مجہکو منع نہین کرتا تہا یعنی منع کرنا
خلاف شرع کامون سی فرض ہی اور جو جانی کہ وہ نمانیگا تو نہین ہی
اور فرمایا حضرت نی لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نی جریر بن عبد اللہ سی یعنی رحم نہین کرتا ہی خدا
اوسپر جو نہین رحم کرتا ہی لوگونپر اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ
اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ روایت کیا اسکو ابو داود
اور ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی یعنی رحم کرنیوالونکو رحم کرتا ہی رحمن
رحم کرو زمین والون پر رحم کریگی تمپر اللہ تعالی کہ حکم اوسکا جاری ہی

آسمان مین اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف کبیرنا فلیس منا روایت کیا اسکو بخاری نی ادب مین اور ابوداود نی ابن عمر سی یعنی جسنی نہ رحم کیا ہماری چہوٹی پہ اور نہ پہچانا حق ہماری بڑیکا سو وہ ہم مین سی نہین ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نہین ہی جہوٹہہ بولنی والا وہ جو ملاپ کراوی لوگون مین اور کہے نیک بات اور پونچاوی پیغام نیک اس حدیث کو بخاری ومسلم نی ام کلثوم بنت عقبہ سی روایت کی ہی اور احمد اور ترمذی نی اسماء بنت یزید سی روایت کی کہ فرمایا حضرت نی حلال نہین ہی جہوٹہہ بولنا مگر تین جگہہ جہوٹہہ بولنا بی بی اپنی سی اوسکی راضی کرنیکو اور جہوٹہہ بولنا جنگ کفار مین یعنی اوسطرح سی کہ عہد شکنی نہو اور جہوٹہہ بولنا واسطی صلح کی لوگون اور فرمایا حضرت نی الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ یعنی حضرت نی صحابہ کو فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ افضل ہو درجی مین روزی اور صدقی اور نماز سی عرض کی صحابہ نی کہ ہان خبر دیجئی یا رسول اللہ فرمایا اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ یعنی ملاپ کرانا لوگون مین افضل ہی روزی اور صدقی اور نماز سی اور فساد کرنا لوگون مین جالنا ہی

یعنی تراشنی والا اور دور کرنیوالا دین کا روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور ترمذی نی ابی الدرداء سی اور کہا حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرت
نی دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِیَ الْحَالِقَةُ
لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ لٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ روایت کیا اسکو احمد اور
ترمذی نی زبیر سی یعنی آئی طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتون
مین تہی آپس مین حسد اور بغض کرنا یہ صفت حالقہ ہی سے یعنی
تراشنی والی نہین کہتا ہون کہ بالونکو تراشتی ہی بلکہ دین کو تراشتی
ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بچو حسد سی بیشک
حسد کہاتا ہی نیکیونکو جیسی کہاتی ہی آگ لکڑی کو روایت کیا
اسکو ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی
اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ روایت کیا اسکو ترمذی
نی ابی ہریرہ سی یعنی بچو بدی سی درمیان لوگون کی کہ یہ صفت
تراشنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت نی مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ
مَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ و ترمذی
نی ابی صرمہ سی یعنی جو کوئی ضرر پہنچاتا ہی اور کو ضرر پہنچاتا
ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی مشقت مین ڈالتا ہی اور کو مشقت
مین ڈالتا ہی اللہ اوسکو اور ترمذی نی ابی بکر صدیق سی

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملعون ہی
وہ شخص جو مسلمونکو ضرر پونہچاتا ہی یا فریب کرتا ہی ساتہ انکی
اور ابو داؤد نے سعید بن زید سی اور وہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ فرمایا بدترین ربا زبان درازی
کرنا ہی بیچ آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ وَلَمْ یَقْبَلْ
عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ روایت کیا اسکو
بیہقی نے جابر سی یعنی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی اور وہ
عذر قبول نکری ہوگا گناہ اوسپر مانند گناہ صاحب ماہداری کی صاحب
مکس اوسکو کہتی ہین جو راہ مین بیٹہکر سوداگرون اور مسافرون سی
بغیر حق شرع کی کچہہ چیز مال انکی سی لیتا ہی اور یہ بڑا گناہ ہی جان تو
نیک بخت کری تجکو اللہ تعالی کہ حق دینی بہائی بندی کا بہت
ہی سب حقون سی اسواسطی کہ حق قرابت نسبتی کی واسطہ
مان باپ ہین اور بہائی بندی دینی ہین واسطہ خدا اور رسول
کریم باپ سب مومنون کی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ اور قرارت
مین اُبَی بن کعب کی پڑہا گیا وَہُوَ اَبٌ لَّہُمْ یعنی نبی صلی اللہ علیہ

واله وسلم اولی ہین ساتھ تصرف کی مومنون مین بانوت اونکی اور
بیبیان حضرت کی ماین ہین مومنون کی اور حضرت باپ ہین
مومنون کی اور سوا اسکی اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی سب مومن آپس مین بہائی ہین سو صلح
کرو درمیان بہائیون اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ واسطے
مومنون کی استغفار کرتی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ
الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا الآیہ اور فرماتا ہی اَلْمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
لِمَنْ فِی الْاَرْضِ یعنی حاملان عرش اور وہ ملائکہ جو گرد اوسکی ہین تسبیح
کرتی ہین ساتھ حمد پروردگار اپنی کی اور مغفرت مانگتی ہین واسطے
اون لوگون کی جو ایماندار ہین اور ملائکہ تسبیح کرتی ہین ساتھ حمد
پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل زمین کی مغفرت چاہتی ہین سوال
اگر حق بہائی بندی دینی کا بہائی بندی نسبی اور اور حقوق نسبی بالاتر ہی
تو پہر توفی بہائی بندی نسبی کو کیون پہلی لکہا اور اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُهَاجِرِیْنَ یعنی اقربای نسبی بعضی ساتھ بعضی کی اولی اور بہتر ہین
مومنون اور مہاجرون سی اور اسلیے میراث قرابت نسبی مین ہی قرابت

اسلامی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَۃُ عَلَی
الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَّہِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَّصِلَۃٌ روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے سلیمان بن عامر سے
یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقے کا رکہتا ہے اور وہ
قرابتی کو دینا دو ثواب رکہتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا
جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اون سب مین اسلام
شرط ہے اور سب جگہ اسلام معتبر ہے یعنی آیت کی وہ ہین کہ قرابت اونکی
جو مسلمان ہین سو مومن ہین اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہین رکہتے
وہ بہتر ہین اوسے وارث مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہے کہ صدقہ دینا
مسکین مسلمان اجنبی کو ایک ثواب رکہتا ہے اور ذی رحم کو دینا جو
مسکین اور مسلمان ہو دو ثواب رکہتا ہے اسیلیے قرابتی اگر کافر ہون
میراث اونکو نہین پہنچتی بلکہ عامہ مومنین کو پہنچتی ہے اور بیت المال
مین کہ خزانہ عامہ مومنین کا ہے داخل کیا جاوے اگر باپ ہی کافر ہو اگرچہ
نفقہ اوسکا بیٹے پر واجب ہے لیکن محبت اور دوستی اوس سے کرنا نچاہیے
بلکہ بیزاری کرنا چاہیے فرمایا اللہ تعالی نے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ
لَہُمْ اَنَّہُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰہِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ

مَوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ یعنی
نہین لائق ہوتا نبی کو اور مومنون کو کہ مغفرت چاہین واسطی مشرکونکی
اگرچہ وہ ہوون قرابتی بعد اسکی کہ ظاہر ہو واسطی اونکی کہ وہ دوزخی ہین
اور نتہا مغفرت چاہنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطی باپ اپنی کی مگر بسبب
وعدی کی کہ اونکی باپ نی اونسی وعدہ کیا تہا کہ مسلمان ہونگا پہر جب
ظاہر ہوا اونکو کہ یہ خدا کا دشمن ہی اوس سی بیزاری کی فائدہ حدیث
كُلُّ نَسَبٍ وَّصِهْرٍ يَّنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا نَسَبِيْ وَصِهْرِيْ حدیث
صحیح ہی ابن عساکر نی ابن عمرؓ سی روایت کی یعنی ہر قرابت نسبی اور قرابت
خسری اور دامادی کہ ہووی وہ قیامت کی دن منقطع ہو جاویگی مگر
قرابت نسبی اور صہری میری مراد حضرت کی یہہ نہین ہی کہ قرابت
سب مومنون وغیرہ کی منقطع ہو جاویگی مگر قرابت پاک میری بلکہ
مراد وہ ہی کہ تمام مسلمان فرزند میری ہین نسب اور صہر مومنونکا
منقطع نہوگا نسب اور صہر کافرونکا منقطع ہوگا دلیل اس تفسیر پر وہ ہی
کہ اللہ تعالی مومنون کی حق مین فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اور اولاد اونکی تابع اونکی
ہی ایمان مین اونکی اولاد کو بہشت مین ساتہہ مرتبی باپون کی ملاویگی

ہم اور عمل یا نیکی سی کچہ کم نکرینگی ہم آور یہی اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی تمہاری مال اور اولاد ایسی نہین کہ قریب کردین تمکو
ہماری مگر اوس شخصکو کہ ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنی اوسیکا
مال اور اولاد نیک موجب قرب الہی کا ہوتی ہی اور کافرونکی حق
مین فرمایا فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ یعنی نسب اونکی درمیان
اونکی نرہینگی روز قیامت کی فرمایا وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ منقطع
ہوجاوینگی ناتی اونکی ان آیتوں اور حدیثون نبی صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی سی معلوم ہوتا ہی کہ نسب مومنون مین باقی رہیگا اور
ایک دوسریکو مفید ہوگا بسبب قرابت کی اور بسبب دوستی کی ہی
اونکا فرونکو کچہ فائدہ نکریگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ
وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
إِلَّا الْمُتَّقِينَ یعنی قیامت کو بہاگیگا مرد اپنی بہائی سی اور اپنی مان
باپ سی اور اپنی جورو سی اور اپنی اولاد سی اور دوست اوسدن
دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ غرض اس کلام سی وہ ہی کہ سب
حقون مذکورہ مین جو کوئی اسلام اور تقوی مین افضل اور زیادہ
قوی ہوگا وہی واسطی دوستی اور صلہ رحم کی اولی اور زیادہ حقدار ہوگا

واللہ اعلم ساتوین قسم اور بعضے حقوق ہی وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار سی اپنی اوپر لازم کرلی اور یہ اللہ تعالی کی حقون مین ہی اور آدمیون کی حقون مین بہی ہی اور ہر ایک اونہی تین قسم پر ہی قسم اول وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اوسکی کا عبادت ہووی دوسرا وہ کہ سبب واجب ہونی اوسکی کا گناہ ہووی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی اوسکی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اللہ تعالی کا کہ سبب واجب ہونے اوسکی کا طاعت ہی وہ نذر ہی ساتھ عبادت کی اگر نذر کرے ساتھ عبادت مقصود کی کہ جنس اوس عبادت کی فرض ہووی جیسی نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتھ اس شرط کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتون دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جو بیمار میرا چنگا ہو جاوی یا کوئی گیا ہوا آجاوی تو روزہ رکہونگا مین پورا کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکی یعنی بسبب پائی جانے شرط کی بیچ صورت ثانی کی فرمایا اللہ تعالی نی وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ یعنی اور چاہیی کہ پوری کرین منتین اپنی اور جو کچھ ساتھ عبادت غیر مقصود کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو کیا کرونگا پورا کرنا اوسکا مستحب ہی واجب نہین ہی اور نذر ماننا ساتھ کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلانا بیمار میرا چنگا ہو جاوی تو

تو کیت گواؤن گا یا ناچ کراؤن گا فرمایا حضرت نے لا نذر فی معصیۃ
اللہ یعنی نذر کرنا ساتھ گناہ کے جائز نہین ہی اور نذر ساتھ کسی امر مباح
کے ہی لغو ہی اور نذر کرنا سوای خدا کے واسطے پیغمبر یا کسی ولی کے
گناہ ہی قریب شرک کے فصل بیچ حق اللہ تعالی کے کہ سبب
اوسکا امر مباح ہی مانند کفارہ قسم کے بعضی اوقات مین اور قضا
رمضان کی بعد افطار مسافر یا بیمار کے واسطے روزہ رمضان کی کہ
سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل بیچ حق اللہ تعالی کی کہ سبب
اوسکا معصیت ہی مانند حدود کے کہ بسبب زنا یا چوری یا شراب پینے
یا تہمت لگانی زنا کی واجب ہوتی ہین اور کفارے کہ بسبب افطار
روزے کے یا بسبب قتل خطا کے یا ظہار کے واجب ہوتی ہین فصل بیچ
حق العباد کے کہ سبب اوسکا طاعت ہی جیسا کہ وفا کرنا کسی کی عہد کا
کہ ضروری فرمایا اللہ تعالی نے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُوْلًا یعنی وفا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاوے گا ساتھ اوسکے
فرمایا حضرت نے اَلْعِدَةُ دَيْنٌ روایت کیا اسکو طبرانی نے علی اور
ابن مسعود سے اور روایت کیا ابن عساکر نے علی سے اور اونہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اَلْعِدَةُ دَيْنٌ وَيْلٌ لِّمَنْ وَعَدَ ثُمَّ
اَخْلَفَ وَيْلٌ لِّمَنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ وَيْلٌ لِّمَنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ یعنی

وعده حکم قرض کا رکھتا ہی بالکت ہی اوسکی جو وعده کرتا ہی وفا
نکری یہ کلمہ تین بار تاکیدا فرمایا اور بخاری و مسلم مین ابی ہریرہ سی
مروی ہی کہ حضرت نی فرمایا اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زاد مسلم وَاِنْ
صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثم اتفقا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ
وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ یعنی نشانی منافق کی تین ہین
مسلم مین زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزه رکہی اور نماز پڑہی اور کہی کہ
مین مسلمان ہون ایک نشانی وه کہ جب بات کہی جہوٹہ کہی اور
جب وعده کری وفا نکری اور جب اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت
کری اور عبد اللہ بن عمر سی مروی ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی کہ چار چیزین ہین جسمین یہ چارون ہون وه منافق ہی جب
اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کہی جہوٹہ
کہی اور جب عہد کری پورا نکری اور جب لڑی جہگڑی ساتہ
کسیکی گالی دی اور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر مباح ہووے
وه قرض ہی اور مانند اوسکی کہ بسبب مول لینی اور بیچنی اور اجاره
دینی اور اجاره لینی اور عاریت لینی اور امانت لینی اور قرض لینی
اور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہی ادا کرنا ان حقوق کا یعنی سونپنا
بیچی ہوئی مال کا بعد قبض کرنی قیمت کی خریدار کو اور سونپنا

شرمگاہ کا خاوند کو اور سونپنا مکان کا سب شفعہ کو اور پورا دینا قیمت کا اور قرض اور مہر اور اجرت کا اور ہبہ دینا عاریت کا اور امانت کا اور پانند اونکی کا فرائض سی ہی اور حقون اللہ تعالی کی ہی کہ احتمال مغفرت کا رکھتی ہین اولی واسطی ادا کی ہین اور ضایع کرنا ان حقونکا اور نہ ادا کرنا قرضونکا احتمال عدم مغفرت ہونی کا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی یُغفَرُ لِلشَّہِیدِ کُلُّ ذَنبٍ اِلَّا الدَّینَ روایت کیا اسکو مسلم نی عبد اللہ بن عمر سی یعنی بخشا جاویگا واسطی شہید کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مَطلُ الغَنِیِّ ظُلمٌ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادای قرض مین ظلم ہی ایک جنازہ آگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لایا گیا پوچھا آپ نی کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون نی نہین آپنی اوسپر نماز پڑھی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کسیکا قرض ہی کہا لوگون نی ہی پوچھا کچھ مال چھوڑا ہی کہا لوگون نی ہان تین دینار آپ نی اوسپر نماز پڑھی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کسیکا قرض ہی کہا لوگون نی ہان تین دینار پوچھا کچھ مال چھوڑا کہا لوگون نی نہین فرمایا تم اسپر نماز پڑھو یعنی مین نہین پڑھتا تم پڑھو ابو قتادہ نی کہا یا رسول اللہ اوسکا قرض میری اپنی اوپر لیا آپ نماز اسکی پڑہین

اوسوقت آپنی نماز پڑہی بخاری نی سلمہ بن اکوع سی روایت کی اور
بغوی نی شرح السنۃ مین ابی سعید خدری سی روایت کی کہ ایک
جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پوچہا کہ اسپر قرض ہی
کہا لوگون نی ہان پوچہا حضرت نی کہ موافق ادای قرض کی مال
چہوڑا ہی کہا نہین فرمایا آپ نی کہ تم اوسکی پڑہو حضرت علیؓ نی کہا
کہ اوسکا قرض مین نی اپنی ذمی لیا اوسوقت آپنی نماز پڑہی اور
فرمایا علیؓ کو کہ اللہ تعالی تجکو بند سی رہائی دیوی جیسی تونی اپنی
یار کو بند سی رہائی دی مسلم نی ابی قتادہ سی روایت کی کہ ایک مرد
نی کہا یا رسول اللہ اوس حال مین کہ جنگ کفار سی منہ نہ پہیرا ہو
اور شہید ہوا ہو تو کیا اللہ تعالی گناہ میری بخشیگا فرمایا ہان مگر قرض
اسطرح جبرئیل نی مجہکو کہا اور واسطی ادای مہر کی اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً یعنی عورتونکو مہر اونکی خوشی کما
سی یا مال حلال سی بی شبہہ یا بنابر دیانت کی اور فرمایا اَعْطُوا الْاَجِيْرَ
اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی ابن عمر سی
اور ابو یعلی نی ابی ہریرہ سی اور طبرانی نی جابر سی اور حاکم اور ترمذی
نی انسؓ سی یعنی مزدور کو دو مزدوری اوسکی پہلی اسکی کہ سوکہی پسینا
اوسکا اور فرمایا حضرتؐ نی اِذَا دَعَا رَجُلٌ اِمْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ

اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ حَتّٰی تُصْبِحَ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سے یعنی
سب مرد اپنی بی بی کو اپنی بچھونی پر بلاوی اور وہ انکار کری پہر مرد خفا
ہو کر سو رہی تو فرشتی صبح تک اوس عورت پر لعنت کرتی ہین فرمایا
اللہ تعالی نی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا یعنی
اللہ تعالی حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ پہنچا دو امانتون کو اونکی مالکون کی طرف
فصل اگر کوئی ارادہ قرض ادا کرنیکا رکہتا ہو اور اوسکو میسر نہو
اور مرجاوی تو امید ہی کہ اللہ تعالی آخرت مین قرضخواہ اوسکی کو
راضی کردی اور اوسکو بہشت مین لیجاوی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَفِیْ نَفْسِہٖ وَفَاءُہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ
اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضٰی غَرِیْمَہٗ بِمَا شَاءَ وَمَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَلَیْسَ فِیْ نَفْسِہٖ
وَفَاءُہٗ ثُمَّ مَاتَ اِقْتَصَّ اللّٰہُ تَعَالٰی لِغَرِیْمِہٖ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ روایت
کیا اسکو حاکم نی ابی امامہ سی یعنی جو کوئی معاملہ کری اور قرض اوسپر
لازم ہو اور وہ ارادہ ادا کرنی اوسکی کا رکہتا ہو اور مرجاوی اللہ تعالی
اوسکو بخشدیگا اور قرضخواہ اوسکی کو راضی کریگا اور جو کوئی معاملہ کری
اور قرضدار ہو اور نیت ادا کی نرکہتا ہو عوض دلاویگا اللہ تعالی قرضخواہ
اوسکی کو روز قیامت کی اور طبرانی اور حاکم نی بہی ابی امامہ سی مانند اسکی
روایت کی ہی ساتھہ اس عبارت کی مَنْ اَدَانَ دَیْنًا وَھُوَ یَنْوِیْ اَنْ لَّا

بنو قریظه سیئات قال الله تعالی یوم القیامة انی لآخذ بسیدی بحقه
فیوخذ من حسناته فیجعل فی حسنات الآخر فان لم یکن له حسنات
اخذ من سیئات الآخر فیجعل علیه یعنی جو کوئی مرجاوی اور اراده
ادای قرض کا نرکهتا هو فرماویگا الله تعالی که مین نے لی اپنی کا حق اس
سے لونگا پهر نیکیان قرضدار کی قرضخواه کو دلائی جاوینگی اور جو نیکیان
نهون گی تو بدیان قرضخواه کی قرضدار پر رکهی جاوینگی اور طبرانی نے
ابن عمر سے روایت کی که حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا
دو قسم هین یعنی قرضدار اول وه که مرجاوی اور نیت ادای قرض کی
رکهتا هو سو مین ولی اوسکا هون یعنی اوسکو بخشاؤن گا اور الله تعالی
سے قرض اوسکا ادا کراؤنگا اور دوسرا وه که مرجاوی اور نیت ادای قرض
نرکهتا هو پکڑا جاویگا حساب اوسکی سے اور اوس دن روپیه اشرفی نهین هے
اور یون هی ابن عمر نے آنحضرتؐ سے روایت کی هے فصل اداء حقوق العباد
که سبب اونکا گناه هے جیسے مارڈالنا آدمی کا یا کاٹ ڈالنا عضو کا
یا لے لینا مال به زبردستی یا چوری کرنا یا خیانت کرنا یا کسیکی بے آبروئی
کرنی اور گالی دینی اور مانند اسکی یا غیبت کرنی ادا کرنا ان حقون کا
واپس کرنا مال کا اور راضی کرنا مظلوم کا هے پس راضی کرنے مظلوم کی
آمرزش اور مغفرت بیچ تلافی کرنے ایسے حقون کی نهین هوتی مگر ادا

فرمایا حضرت نے الدواوین ثلاثۃ فدیوان لا یعبؤ اللہ بہ شیئا ودیوان لا یترک اللہ منہ شیئا ودیوان لا یغفرہ اللہ اما الدیوان الذی لا یغفرہ اللہ فالشرک واما الدیوان الذی لا یعبؤ اللہ بہ شیئا فظلم العبد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ من صوم ترکہ او صلوۃ ترکہا فان اللہ تبارک وتعالی یغفر ذلک ویتجاوز لمن یشاء واما الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیئا فظلم العباد بعضہم بعضا القصاص لا محالۃ روایت کیا اسکو حاکم اور احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یعنی اعمال نامے تین قسم کے ہین ایک وہ ہی کہ اللہ تعالی اسکو کچھ نہین گنتا اور دوسرا وہ ہی کہ اوس سے کچھ نہ چھوڑیگا اور تیسرا وہ ہی کہ اوسکو ہرگز نہین بخشتا پھر وہ نامہ کہ اوسکو ہرگز نہین بخشتا وہ شرک ہی اور وہ نامہ کہ اوسکو کچھ نہین گنتا وہ ظلم بندے کا ہی اپنی جان پر ساتھ ترک کرنے حقوق اللہ تعالی کی ترک کرنے نماز اور روزہ اور مانند اوسکی ہی سو اللہ تعالی بخشتا ہی اسکو واسطے جسکی چاہتا ہی اور یہ اوسکی لئی ہی جو قصدا ترک نکری آئی ہی حدیث صحیح مسلم مین وارد ہی بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ یعنی ملانی والی چیز درمیان بندہ اور کفر کی ترک نماز کا ہی اور جامع صغیر مین ہی من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جو کوئی ترک کر

تمام کو قصدا پس وہ کافر ہی ظاہر اور وہ نامہ کہ اوس ہی کچھ نہیں جو ہوتا
ودلیلم بندہ کا ہی ایک کا دوسری پر اوس مین عوض اور قصاص ہوگا
البتہ اور طبرانی اور مانند اونکی مسلمان ہی اور بزارنی یون ہی انس سے
روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ جو کوئی ہو
نزدیک اوسکی مظلمہ واسطی بہائی اپنی کی چاہیئی کہ دنیا ہی مین اوس
سی بخشوالی کہ دن قیامت مین نہ اشرفی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی
پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اوسکا لیکر مظلوم کو
دیا جاویگا اور جو نیک عمل نہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹھاکر ظالم پر
رکھی جاوینگی روایت کیا اسکو بخاری نی ابی ہریرہ سی اور مسلم اور ترمذ
ابی ہریرہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی صحابہ سی پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ مفلس
وہ ہوتا ہی جو مال ومتاع نرکہتا ہو حضرت نی فرمایا کہ مفلس امت
میری سی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت مین حاضر ہوگا ساتھہ نماز روزہ
اور زکات کی لیکن کسیکو گالی دی ہو اور کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہو
اور کسیکا مال کہا گیا ہو اور کسیکا خون کیا ہو اور کسیکو مارا ہو پہر
بیٹھایا جاویگا اور بدلا لیا جاویگا اوس سی ہر ایک شخص نیکیان اوسکی
لی لیویگا پہر جب نیکیون اوسکی سی کچھ باقی نرہی اور تمام حقوق کہ اوسکی

ذمی پر ہوی ہوں اور انہوں ہوں تو لئی جاوین گناہ مظلوموں کی
اوپر اوسپر رکہی جاوین پہر وہ دوزخ مین ڈالا جاوی اور فرمایا رسول الله
صلی الله علیہ وسلم نی مَا مِنْ رَجُلٍ یَضْرِبُ عَبْدَهُ اِلَّا قِیْدَ مِنْهُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نی عمار سی اور ابی ہریرہ
سی مانند اوسکی یعنی کوئی مرد نہو وی کہ مارا ہو غلام اپنی کو مگر یہ کہ عوض
لیا جاویگا اوس سی روز قیامت کی اور اسیطرح حاکم نی سلمان اور عمر
اور ابن مسعود وغیرہم سی روایت کی اور اسیطرح طبرانی نی ابی امامہ اور
ابی ہریرہ اور انس سی روایت کی اور ہناد نی ابراہیم نخعی سی روایت
کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ اور تابعین کی کہتی تہی کہ اگر ایک مرد نی
ایک مرد کو کہا ای کتی یا ای سور یا ای گدہی الله تعالی روز قیامت
کی پوچہی گا کہ تو نی دیکہا تہا کہ مین نی اوسکو کتا یا سور یا گدہا پیدا
کیا تہا فائدہ ظلم جیسی مسلمان پر حرام ہی ذمی پر بہی حرام ہی کہ عہد
ذمی کی عہد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنی سی ذمی پر
عہد شکنی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت
نی مَنْ قَذَفَ ذِمِّیًّا لَهُ حُدَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِسِیَاطٍ مِّنْ نَّارٍ روایت کیا
اسکو طبرانی نی واثلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تہمت زنا کی کریگا ذمی پر
اوسکو روز قیامت کی حد ماری جاویگی آگ کی کوڑونسی اور فرمایا اَلَا مَنْ

الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه
شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيمة يعني خبردار هر جو
كوئي ظلم كريگا ذمي پر يا كم كريگا حق اوسكي هي يا تكليف ديگا اوسكو زياده
طاقت اوسكي سي يا لي اوس سي كوئي چيز بي رضامندي اوسكي كي تو مين
جهگڑا كرونگا ساته اوسكي قيامت كي دن فائده جاننا چاهيي كه كوئي
گناه هو سوا شرك كي جزا اوسكي متناهي هي اگرچه انتها اوسكا كثير او شديد
هو سو موافق اس حديث كي وه هي كه حقوق عباد خصوصا مظالم هرگز
معاف نه چهوٹي جاوينگي بدلا اونكا ضرور هي مظلومونكو ثواب ظالمونكي
نيكيون كا ديا جاويگا جب كوئي نيكي اونكي نه رهيگي تب گناه مظلومونكي
ظالمون پر ركهي جاوينگي اور اونكو دوزخ مين داخل كرينگي پهر جب بدلا اونكا
تمام هوگا اگرچه مدت طويل مين هو اور مومن ظالم مظالم سي پاك
هونگي اوسوقت جنت مين داخل كئي جاوينگي ساته سبب ايمان
كي كه بدلا ايمان كا هميشه رهنا بهشت كا هي اسيطرح امام بيهقي ني
كها ليكن شامت مظالم سي كبهي هوتا هي كه ايمان جاتا رهتا هي نعوذ
بالله منها الله تعالى صدور مظالم سي اپني پناه مين ركهي بيت
مباش درپي آزار وهرچه خواهي كن كه در شريعت ما غير ازين گناهي نيست
يعني شريعت محمدي مين مانند مظالم كي كوئي گناه نهين هي فائده

اگر کسیکی ذمہ مظالم ہوا اور اوس سی توبہ کری اور ظلم کرنی سی پرہیز کری اور واپس کرنا مظالم کا اور راضی کرنا مظلومون کا مقدور اوسکی سی باہر ہو تو اس صورت مین امید ہی کہ اللہ تعالی مدعیون اوسکی کو روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ تبارک و تعالی فقال احدھما یا رب خذ لی مظلمتی من اخی فقال اللہ اعط اخاک مظلمتہ فقال یا رب لم یبق من حسناتی شیئ فقال اللہ کیف تصنع لم یبق من حسناتہ شیئ فقال یا رب یحمل من اوزاری وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبکاء فقال ان ذلک یوم عظیم یوم یحتاج الناس الی ان یحمل عنھم اوزارھم فقال اللہ ارفع راسک فانظر الی الجنان فرفع راسہ فقال یا رب اری مدائن من فضۃ مرتفعۃ ومن ذھب مکللۃ باللؤلؤ لای نبی او لای صدیق او لای شھید ھذا فقال لمن اعطی الثمن قال رب ومن یملک ذلک قال انت تملکہ قال بم قال لعفوک من اخیک قال رب انی قد عفوت عنہ قال اللہ تعالی خذ بید اخیک فادخلہ الجنۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المؤمنین یوم القیامۃ روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی اور

سعید بن منصور نی انس سی نقل کی که دو مرد امت میری سی دو زانو بیٹھینگی
آگی رب العزت کی پهر ایک کہیگا ای پروردگار میری مظلمه میرا بہائی
میری سی لی الله تعالی دوسریکو فرمادیگا که دی مظلمه بہائی اپنی کا
وه کہیگا ای پروردگار کوئی نیکی میری پاس باقی نہین رہی الله تعالی
اوس مظلوم کو فرمادیگا کیا کریگا تو نیکیون اوسکی سی کچه باقی نہین
رہی وه کہیگا ای پروردگار گناه میری مجهسی اوٹهالی اور اس بات
سی چشم مبارک آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم سی آنسو بہنی لگی اور فرمایا
که وه روز سخت روز ہوگا لوگ محتاج ہونگی اسکی که کوئی گناه میری اوٹهاوی
الله تعالی مظلوم کو فرمادیگا که سر اوٹها اور دیکه بہشت مین پهر وه سر
اوٹها دیگا اور کہیگا الہی شہر دیکهتا ہون مین چاندی کی اونچی اونچی
اور سونی کی بنی ہوئی جڑاؤ ساته موتیون کی واسطی کس نبی یا کس
صدیق یا کس شہید کی ہونگی یہ تمام شہر الله تعالی فرمادیگا که یہ واسطے
اوسکی ہین جو قیمت دیوی وه کہیگا ای پروردگار کون ہی مالک اسقدر
قیمت کا الله تعالی فرمادیگا که تو مالک قیمت اسکی کا ہی کہیگا کس چیز
سی الله تعالی فرمادیگا ساته معاف کرنی حق اپنی کی بہائی اپنی کو وه
کہیگا یارب بخشا مین نی اوس سی الله تعالی فرمادیگا که پکڑ ہاته اسکا
اور بہشت مین لیجا پهر حضرت صلی الله علیه وآله وسلم نی فرمایا ای لوگو

بہ نہ کرو عذاب سے ڈرو اور اصلاح آپس مین کرو کہ اللہ تعالی روز قیامت کی مسلمانوں مین ملاپ کرادیگا یعنی واسطی سبکی چاہی گا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دن قیامت کی جب بہشتی لوگ بہشت مین جاوینگی اور دوزخی لوگ یعنی کافر دوزخ مین جاوینگی ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ ای تمام اہل مظالم آپس مین بخشدو ثواب ہمارا خدا پر ہی روایت کیا اسکو طبرانی نی انس سی اور امام طبرانی نی اسناد بیکی امام محمد غزالی نی کہا کہ یہ حدیثین محمول ہین اوپر کسی ایسی ظالم کی جو توبہ کری اور آیندہ کو چہوڑ دی یعنی ظلم کرنا اور وہ لوگ اہل ثواب ہوتی ہین اللہ تعالی انکی شان مین فرماتا ہی اِنَّہٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا قرطبی نی کہا کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام نہین ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخ مین داخل نہوتا سوال اگر کسی نی کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر مظلوم کو بدلا لینا اوسکا جائز ہی یا نہین جواب بدلا لینا مثل ظلم اوسکی کو جائز ہی اور زیادہ اوس حرام ہی اور نہ بدلا لینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَاعْتَدُوْا بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ یعنی عوض کرو اوسپر مانند اوسکی کہ اوسنی ظلم کیا ہو تمپر یہ واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی اور صبر کر اور تمہارا صبر کرنا توفیق کرنا خدا
اسکی کہ صبر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کرنیوالونکی
اور صبر کرا ہی محمد اور ہنوگا صبر تیرا مگر ساتہہ توفیق اور مدد اسکی اور فرمایا
اللہ تعالی نی وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ
النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی بدلا برائی کا و
ہی کہ مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کیا جاوی پہر جو کوئی بدلا نہ لی اور معاف
کردی اور ملاپ چاہی سو ثواب اوسکا خدا پر ہی بیشک اللہ تعالی
ظالمونکو دوست نہیں رکہتا یعنی دشمن رکہتا ہی اور جو کہ عوض لیوے
بعد مظلومی اپنی کی سو نہیں ہی اوپر کچہہ پکڑ دنیا اور آخرت مین جو
کوئی کہ ظلم کری لوگون پر اور فساد کری زمین مین ناحق اونکو
عذاب ہی دردناک اور جو کوئی صبر کری اور بخشی وہی حق ظالم اپنی کا
بیشک یہ بہتر کامون سی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْهُمَا مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ
روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نی ابی ہریرہ

یعنی دو شخص کہ آپس میں بدگوئی کریں گناہ دونوں کا اوپر اوسی کے ہی
پہلی برا کہا جب تک نہ دوسرا زیادہ نہ کری اوس سی کہ پہلی نی کہا ہے
اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی اَلْمُسْتَبَّانِ شَیْطَانَانِ یَتَهَاتَرَانِ
وَیَتَکَاذَبَانِ روایت کیا احمد نی اور بخاری نی ادب میں ساتھ سند صحیح
کی عیاض بن حماد سی یعنی دو شخص کہ آپس میں گالی گلوچ کرتی ہیں وہ دونوں
شیطان ہیں آپس میں بیہودہ بکتی ہیں اور آپس میں جھوٹھ بولتی
ہیں اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ
حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ یعنی نیکی اور بدی برابر نہیں ہی سو جو کوئی نیکی کر سکتا ہی بدی
کیوں اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی دفع کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ
بدی کری تو بدلی اوسکی نیکی کر اس عمل سی بدی اوسکی بطرف ہو جاوے گی
اگر اسطرح کری تو پھر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی رکھی دوست یکرنگ یا حامی
ہو جاویگا اور نہ پہنچیگی اس صفت کو مگر صابر لوگ اور نہ پاویگا اس
صفت کو مگر وہ جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل رکھتا ہی اور اگر تیری
دل میں وسوسہ پہنچی شیطان کی طرف سی کہ بدی کی عمل سی

تو گناہ تو ہونگے صاحب حق کی بیشک خدا سنتی والا جانتی والا ہی سبکو
بخش دیگا ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہین کہ
مجھکو جھوٹھا کہتی ہین اور میری خیانت اور نافرمانی کرتی ہین
اور مین اونکو مارتا ہون اور گالی دیتا ہون سو کیونکر ہوگا مجھکو
اونسی فرمایا حضرت نی کہ خیانت کرنا اور جھٹلانا اور نافرمانی کرنا
اونکا ساتھ مار پیٹ تیری کی حساب کیا جاویگا پھر جو مار پیٹ تیری
گناہ اونکی سی کم ہوگی تو تجکو فضیلت ہوگی اور جو مارنا پیٹنا تیرا
موافق گناہ اونکی کی ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مار کوٹ تیری
گناہ اونکی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تجھسی عوض لیا جاویگا
اوس مرد نی رونا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نی کیا تو نی
قرآن مین نہ پڑہا ہی وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا
تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ
بِنَا حَاسِبِينَ یعنی رکھینگی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو
نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ اور جو ہوگا برابر رائی کی دانی پھر تولا دینگی ہم
اوسکو اور کافی ہین ہم حساب کرنیوالی اوس شخص نی کہا یا رسول اللہ
مجھکو بہتر نہین پاتا ہون مین جدا کرنی اونکی سی بیشک مین تمکو
گواہ کرتا ہون کہ اونکو آزاد کیا مین نی روایت کیا اسکو احمد اور

ترمذی نی حالت حسنی بہت بدی رابدی ہیں باشد جزا ہو اگر چہ

احسن الی من اساء ترتیل یہ خوبی خلق اور نرمی کی اور نیک

مہر کی اللہ تعالی نی حق مین رسول کریم کی فرمایا ہی وَاِنَّکَ

لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بیشک تو اوپر خلق بڑی کی ہی اور فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ

حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ یعنی بسبب رحمت

خدا کی کہ تجہپر ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگون کی یعنی کریم و رحیم

ہوا تو اور جو تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی

گرد تیری سی تو بخش تو قصور اونکی اور دعای مغفرت کر تو واسطی

اونکی اگر کچہ قصور کرین اور ہر کام مین ساتہہ اونکی مشورہ کر اور

اللہ تعالی حق مین خاصون اپنی کی فرماتا ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ

یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا

یعنی خاص بندی خدا کی وہ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آہستہ اگر جاہل

لوگ ساتہہ اونکی خطاب جہالت سی کرتی ہین تو وہ لوگ جواب مین

اونکی وہ بات کہتی ہین کہ موجب سلامتی کی ہو ایذا اور گناہ سی فرمایا

حضرت نی جو کوئی ملائمی اور نرمی سے محروم ہو سو وہ ہر چیز سی

محروم ہوا روایت کیا اسکو مسلم نی جریر سی اور فرمایا بہت پیاری

تم مین کی نزدیک بہتر ہی وہ لوگ ہین جو اخلاق مین اچھی ہین روایت
کیا اسکو بخاری نی ابن عمر سی اور بخاری و مسلم مین ہی کہ بہت اچھا
تم مین کا جو نیک خلق زیادہ تم مین ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ
قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ روایت کیا اسکو ابو داود نی یعنی بیشک
مومن پاتا ہی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس شخص کا جو تمام
رات نماز پڑھتا ہی اور دن کو روزہ رکھتا ہی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ روایت
کیا اسکو امام مالک نے مؤطا مین اور روایت کیا اسکو امام احمد نی
ابی ہریرہ سی یعنی اوٹھایا گیا ہون مین تاکہ تمام کرون مین خوبی
اخلاق کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ
رَفَعَهُ اللّٰهُ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہ سی حدیث
قدسی مین ہی اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِي وَاحِدٍ
مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ابن
ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ابن ماجہ نی ابن عباس سی اور روایت
کیا حاکم نی ابی ہریرہ سی اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِي رِدَائِي
قَصَمْتُهُ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کبریا اور تکبر چادر میری ہی

اور عظمت دینی کی انتہا ہیری ہی نہ آئی فتح کیا تو پیچ کر گرتا ہے
ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کو دونوں کا ہیں الخ
دو فتح میں اور ایک روایت میں ہی جو کہ چار ہیری کا ہیں کا
کردن کا جرہ اسکو ہیت او کم تر از گنج مقصود نشان ہ
کریا سہ پہم تو نہ ہی ٭ رزقنا اللہ سبحانہ سب
الخصال ما یرضاہ والحمد للہ تعالی اولا و آخرا والصلوٰۃ
والسلام والبرکۃ علی رسولہ و آلہ وصحبہ وتبیع

	تمت بعونہ تعالی	

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب حقیقۃ الاسلام فارسی قاضی ثناء اللہ پانی پتی
قدس سرہ کا ترجمہ اردو جسکا نام حقیقۃ الاسلام اردو ہی واسطے نفع رسانی مسلمین
کے باجازت ابن المترجم المرحوم اور بہ سبب حق تصنیف کے اس خاکسار سید احمد حسینان
محمد علی جعفری ان مالک مطبع علوی نے دفعہ اول چھپا کر شائع کی امید کہ حق مطبع علوی کا لحاظ
کر کے بلا اجازت کوئی صاحب قصد نہ فرماویں جسقدر نسخہ درکار ہوں مقام لکھنؤ مطبع علوی کا
طلب فرماویں فقط الرقم یکم یا دوم تاریخ ماہ شعبان



واسطے اطلاع ہر شخص کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی
مطبع علوی کی بہ مہر مطبع ثبت کی گئی فقط